Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم  نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم  وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 53

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 38

شرح چندہ سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

5 شعبان 1425 ہجری 21 تبوک 1383 ہش 21 ستمبر 2004ء

## اخبار احمدیہ

قادیان 18 ستمبر (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں حضور پرنور نے کل مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو آپس میں صلح اور محبت کا معاشرہ قائم کرنے کی نصیحت فرمائی۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ.

# وصیت کرنے والوں کے متعلق

# سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایات

## کلمات طیبات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(قسط نمبر 5) (رسالہ الوصیت سے قسط وار)

### ھدایت

۱- ہر ایک صاحب جو حسب شرائط متذکرہ بالا کوئی وصیت کرنا چاہیں تو ان کی وصیت پر عمل درآمد اُن کی موت کے بعد ہوگا۔ لیکن وصیّت کو لکھ کر اس سلسلہ کے امین مفوض الخدمت کو سپرد کر دینا لازمی امر ہوگا اور ایسا ہی چھاپ کر شائع کرنا بھی کیونکہ موت کے وقت اکثر وصایا کا لکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آسمانی نشانوں اور بلاؤں کے دن قریب ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت لکھنے والا بہت درجہ رکھتا ہے جو امن کی حالت مین وصیت لکھتا ہے اور اس وصیت کے لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا اس کو دائمی ثواب ہوگا اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا۔

۲- ہر ایک صاحب جو کسی دوسری جگہ میں ہوں جو قادیان سے دُور اس ملک کے کسی اور حصّہ میں ہوں اور وہ ان شرائط کے پابند ہوں جو درج ہو چکی ہیں تو اُن کے وارثوں کو چاہئے کہ ان کی موت کے بعد ایک صندوق میں ان کی میّت کو رکھ کر قادیان میں پہنچا دیں اور اگر اس قبرستان کی تکمیل سے یعنی پُل وغیرہ کی تیاری سے پہلے کوئی صاحب فوت ہو جائیں جو حسب شرائط اس قبرستان میں دفن ہونگے تو چاہئے کہ بطور امانت صندوق میں رکھ کر اپنی جگہ دفن کئے جائیں۔ پھر تمام لوازم کی تیاری کے بعد جو قبرستان کے متعلق ہیں قادیان میں اُن کی میّت لائی جائے۔ لیکن وہ صاحب جو بغیر صندوق کے دفن کئے جائیں اُن کا قبر میں سے نکالنا مناسب نہ ہوگا۔★

واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ اُن کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا اُن کے کارنامے یعنی جو خدا کیلئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کیلئے قوم پر ظاہر ہوں۔

بالآخر ہم دُعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے اور ایمانی جوش ان میں پیدا کرے اور اُن کا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسل کیلئے اس کو محفوظ رکھیں۔ اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں اور ہر ایک بدگوئی بدگوئی پر صبر کریں اور دُعا میں لگے رہیں۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

الراقم خاکسار

**المفتقر الی اللہ الصّمد غلام احمد عافاہ اللہ وایّد**

۲۰ر دسمبر ۱۹۰۵ء

★ کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے انسان کا اس میں دخل نہیں۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔ منہ

# جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی فوج میں داخل ہیں وہ صلح پھیلا دیں اس سے انکا دین پھیلے گا

# آج ہر احمدی کو صلح کاری کی بنیاد ڈالنے کیلئے آپس میں صلح کرنی ہوگی

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17.9.04 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے آیت قرآنی وان طآئفتن من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما فان بغت احدھما علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفیء الی امر اللہ فان فاءت فاصلحوا بینھما بالعدل واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین۔ انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون۔ (الحجرات ۱۱-۱۲)

ترجمہ:۔ اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ پس اگر ان میں سے ایک دوسری کیخلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان

بقیہ صفحہ ( 14 ) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

# وادیٔ گلپوش کی آغوش میں

الحمدللہ کہ کچھ سالوں کے وقفہ کے بعد ایک بار پھر وادی کشمیر جانے کی توفیق ملی۔ مجلس انصاراللہ کشمیر کا سالانہ اجتماع 16-17 جولائی بمقام ہاری پاری گام تھا اور مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر کا سالانہ اجتماع 26-27-28 جولائی کو پہاڑوں کے دامن میں بسے ہوئے خوبصورت گاؤں آسنور میں تھا۔ ہردو اجتماعات میں خوب رونق تھی۔ اور نمائندگی کم وبیش سو فیصد تھی۔ انصار اور خدام نے علمی و ذہنی مقابلوں کے ساتھ ساتھ کھیلوں کے مقابلہ جات میں بھی حصہ لیا۔ بہرحال یہ اجتماع بتا رہے تھے کہ وادی میں حالات خراب ہونے کے باوجود جماعت کے کام نہایت خوش اسلوبی مستعدی اور وفا شعاری کے ساتھ انجام دئے جا رہے ہیں۔ خلیفہ وقت سے وادی کے احمدیوں کا پیار اور اخلاص ان کے پُرجوش نعروں سے ظاہر ہو رہا تھا۔ ہاری پاری گام اور آسنور کشمیر کی ان جماعتوں میں سے ہیں جہاں احمدیت کا پیغام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں ہی پہنچ گیا تھا۔

اجتماعات کے بعد بعض جماعتوں میں جانے کا بھی موقعہ ملا جن میں جماعت احمدیہ اندورہ۔ شورت۔ رشی نگر۔ سرینگر نونہ مئی۔ ناصر آباد چک ایمرچھ۔ چک ڈیسن اور یاری پورہ شامل ہیں ہر جگہ جماعتی تقاریب میں حصہ لینے کا موقع ملا اور احباب جماعت کے خلوص و محبت کو دیکھ کر دل جذبات شکر سے بھر گیا۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ گزشتہ دورے کے موقع پر ایسا محسوس ہوا تھا کہ جماعت کے افراد پر حالات کا گہرا اثر ہے لیکن اب اس صورت حال میں کافی حد تک کمی دیکھنے کو ملی چہرے ہشاش بشاش اور کھلے ہوئے اپنے دینی و جماعتی کاموں میں نہایت مستعد اور پُرجوش نظر آئے خاص طور پر نوجوانوں کے اندر پہلے سے بڑھ کر دینی جذبہ اور ولولہ دیکھنے کو ملا اللّٰھم زدو بارک۔

اس دورہ میں محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ محترم مولانا محمود احمد صاحب خادم افسر لنگر خانہ محترم مولانا طاہر احمد صاحب چیمہ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت محترم مولانا مبشر احمد صاحب عامل مہتمم تربیت نومبائعین مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور محترم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر قائد تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ بھارت کا ساتھ رہا۔ یہ حضرات جماعتی اجتماعات کی رونق بنے رہے اور اپنے خطابات سے احباب جماعت کو مستفید کرتے رہے۔

یہ بات درست ہے کہ کہا جاتا ہے کہ کشمیر میں پہلے کی نسبت حالات بہتر ہیں لیکن یہ بھی درست ہے کہ ان حالات کو اہل کشمیر نے اپنی معمول کی زندگی کا حصہ بنالیا ہے پہلے کسی ایک واقعہ کے ہو جانے پر گھروں اور دکانوں میں اس کی دہشت پھیل جاتی تھی اور لوگ زیادہ وقت اس واقعہ کے متعلق ذکر کرتے ہوئے گزار دیتے تھے لیکن اب ان حالات کا عام زندگی پر کوئی خاص اثر نہیں پڑتا لوگ تھوڑی دیر کے بعد پھر اپنی معمول کی زندگی میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے حالات میں مکمل بہتری کی کوئی صورت پیدا فرمائے تاکہ عام آدمی خاص طور پر غریب آدمی چین سے اپنی زندگی بسر کر سکے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ کشمیر میں اکثر احمدی احباب کا معیار زندگی پہلے سے بہت حد تک بلند ہوا ہے اچھے اچھے اور پختہ مکانات زندگی کی سہولتوں سے آراستہ ہیں بارونق کھیتی باڑی جس میں ان دنوں مکی دھان راج ماش اور ہرے بھرے کرم ساگ کی فصلیں دیکھی جاسکتی ہیں خوشنما باغ جن میں آجکل سیبوں اور اخروٹوں کی بہار آئی ہوئی ہے جو ماہ ستمبر کے آخر میں اور اکتوبر کے شروع میں پک جائیں گے انشاءاللہ یہ میوے وادی سے جموں اور دہلی کی منڈیوں میں جائیں گے جس سے انشاءاللہ سال بھر کیلئے گھروں میں خوشیاں آئیں گی لیکن یہ فصلیں قدرت کے رحم وکرم پر ہوتی ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کے کھیتوں اور باغات کو ان کی اُمیدوں پر پورا اترنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

وادی میں گاؤں گاؤں میں سکول کھل چکے ہیں قریب قریب کے علاقوں میں کالجز بھی ہیں الحمدللہ کہ وادی کے احمدی بچے اور بچیاں قریباً سب ہی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور اکثر گریجویٹ ہیں۔ الحمدللہ کہ یہاں پر بعض جگہوں پر جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی سکول چلائے جا رہے ہیں جن کا معیار علاقے کے سرکاری وغیر سرکاری سکولوں کے مقابلہ پر بہت اونچا ہے ہم نے یہاں تک دیکھا کہ بعض غیر احمدی دوست بھی اپنے بچوں کو احمدی سکولوں میں تعلیم دلانے کیلئے گاؤں کے سکول کے قریب کرائے پر مکان لیکر رہتے ہیں تاکہ ان کے بچے احمدیہ سکولوں میں تعلیم حاصل کرسکیں۔

یہاں کی مہمان نوازی میں گوشت کو ایک خاص مقام حاصل ہے مختلف قسم کے گوشت مختلف طریقوں سے پکائے جاتے ہیں اور خاص طور پر شادی کے مواقع پر یہ پکوان دیکھنے کے قابل ہوتے ہیں اس خصوصی دعوت کو وازدان کہا جاتا ہے ایک شادی کے موقع پر ہمیں یہ سب کچھ دیکھنے کا موقعہ ملا اس طرح کشمیری قہقہوں بھی ایک خاص قسم کا بیش قیمت تحفہ ہے جو توانائی اور خوشبو سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔

تعلیم کے رجحان اور صحت کے اصولوں کا خیال رکھنے کے نتیجہ میں اب لوگ اپنے گھروں کو جالی لگوا کر مچھروں سے محفوظ رکھتے ہیں پہلے یہ بات امیر گھروں میں ہی نظر آتی تھی۔ کشمیر کا پانی جو پہلے تو بہت مشہور تھا لیکن اب میدانی علاقوں میں لوگ اُبال کر پانی پیتے ہیں البتہ جو دیہات پہاڑوں کے دامن میں ہیں یا وہ گھر جو پہاڑوں پر بسے ہوئے ہیں وہاں کا پانی ابھی بھی صاف وشفاف اور صحت سے بھرپور ہے۔ میں نے یہ بھی محسوس کیا کہ کشمیریوں میں پہلے ذرا سی عمر ڈھلتے ہی خوبصورت چہرے پر بے شمار جھریاں اپنے ڈیرے ڈال لیتی تھیں لیکن اب ناز ونعم اور سہولتوں کے میسر ہونے کی وجہ سے ڈھلتی ہوئی عمر میں بھی یہ چیز بہت کم دیکھنے کو ملی۔

سری نگر اپنی خوبصورتی رونق اور صحت افزا مقامات کیلئے مشہور ہے لیکن وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ اب اس کی صفائی کا معیار گھٹتا جارہا ہے ہم نے نشاط۔ شالیمار اور چشمہ شاہی پہلے بھی دیکھے تھے لیکن اب ان میں نہ تو ویسی صفائی ہے اور نہ پہلی سی رونق بس برائے نام مغلیہ دور کی یہ یادگاریں چل رہی ہیں اُمید ہے کہ اب ٹورسٹوں کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ گورنمنٹ اس طرف خصوصی دھیان دے گی۔

نشاط شالیمار اور چشمہ شاہی یہ وہ باغات ہیں جو ہمیں مغل بادشاہوں کی یاد دلاتے ہیں اور آپ نے دیکھا ہوگا کہ مغل باغات سب ایک ہی طرز پر بنے ہوئے ہوتے ہیں چشموں کے منبعوں سے پانی کو خوبصورت نہروں کی شکل میں نکالا جاتا ہے چھوٹی چھوٹی نہروں کے درمیان سے فواروں سے نکلتی ہوئی پانی کی پھوار ساری نہر کو اور اس کے اردگرد کے باغات اور پھولوں کی کیاریوں کو رم جھم رم جھم کے عجیب خوشکن ماحول میں تبدیل کر دیتی ہے۔ نہروں کے ان خوبصورت مناظر کے دونوں طرف وقفے وقفے سے بنی ہوئی آرام گاہیں اس دور کے بادشاہوں اور ان کی بیگمات کے ناز ونعم کی یاد دلاتی ہیں۔

ان باغات کے علاوہ سرینگر کی ڈل جھیل جو سیر وتفریح اور شکاروں اور ہاؤس بوٹوں کا مسکن ہونے کے اعتبار سے مشہور ہے یہ جھیل بھی حکام کو صفائی کی یاد دلاتی ہے اس کے کناروں پر پلاسٹک کے لفافے اور کوڑے کرکٹ کے ڈھیر کچھ اچھے نہیں لگے۔ البتہ جو سڑک شالیمار سے ہوتے ہوئے سرینگر شہر میں داخل ہوتی ہے اس کے کنارے کنارے جھیل کا نظارہ نہایت خوبصورت ہے جس میں جھیل کے کنارے لگے ہوئے فوارے اور شکارے جھیل کو خوبصورت بناتے ہیں جھیل کے بیچوں بیچ چار چنار اور نہرو گارڈن بھی قابل دید ہے۔

وادی کشمیر خاص طور پر سرینگر اب کشمیری تہذیب کے ساتھ ساتھ مختلف طبقات اور علاقوں کے لوگوں کے وہاں مقیم ہو جانے کی وجہ سے ملی جلی تہذیب کا منظر بھی پیش کرتا ہے۔ جہاں کشمیری اب اپنے روایتی لباس میں کم ہی نظر آتے ہیں کھانے پینے اور رہائش کا کلچر مکس ہوتا جارہا ہے ہر جگہ آپ کو ساؤتھ انڈین چائنیز اور پنجابی کھانے مل جائیں گے مختلف مذاہب اور تہذیب وتمدن کے لوگ چلتے پھرتے بہت بھلے لگتے ہیں۔

سرینگر کے باغات کے علاوہ اچھہ بل اور ویری ناگ بھی ایسے ہی مقامات ہیں ویری ناگ تو دریائے جہلم کا منبع ہے جو نہایت خوبصورتی سے زمین سے پھوٹتا ہے ایک کنویں میں اس پانی کو محفوظ کرکے پھر نہر کی شکل میں نکالا گیا ہے جن دنوں ہم کشمیر میں تھے ہندوؤں کی پہلگام یاترا زوروں پر تھی یہ لوگ پہلگام سے ہوتے ہوئے امرناتھ کی غار تک جاتے ہیں جہاں اُوپر سے گرتی ہوئی برف ایک عمودی شکل اختیار کر لیتی ہے جس کو یہ لوگ اپنے عقیدہ کے مطابق منوجی کا لنگ کہتے ہیں اور اسکی عبادت کرتے ہیں۔ خیر جو بھی ہو یہ ان کا اپنا عقیدہ ہے اور ہزاروں ہندو ہر سال اس یاترا پر جاتے ہیں اور حکومت کشمیر ان کیلئے ٹرانسپورٹ تو اضع اور ادویہ کے مناسب انتظامات کرتی ہے۔

وادی کشمیر جو چاروں اور سے اونچے اونچے پہاڑوں اور خوبصورت قدرتی مناظر سے گھری ہوئی ہے۔ رقبہ کے لحاظ سے ایک سو اٹھائیس کلومیٹر لمبی اور تیس سے چالیس کلومیٹر چوڑی ہے اس میں سب سے بڑا شہر سرینگر ہے جو چالیس کلومیٹر کے علاقہ میں پھیلا ہوا ہے۔ اور ریاست کا دارالخلافہ ہے سرینگر کے علاوہ بھی چھوٹے چھوٹے شہر اور قصبات اور کئی دیہات ہیں ہماری احمدیہ جماعتیں زیادہ تر وادی کے جنوب میں ہیں۔ شمال میں بھی ہیں لیکن کم ان جماعتوں میں ناصر آباد (کنی پورہ) ریشی نگر آسنور۔ کوریل ایسے گاؤں ہیں جہاں کی پوری آبادی احمدی گھرانوں پر مشتمل ہے باقی دیہاتوں میں کہیں کم کہیں زیادہ احمدی احباب موجود ہیں جو باقی آبادی کی نسبت تعلیم اخلاق اور اپنے اعلیٰ کردار کے لحاظ سے نمونہ ہیں۔

شمال میں حال ہی بعض نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کے بعض افراد سے ہماری ملاقات گلمرگ میں ہوئی بعض نو احمدی تھے لیکن ان میں سے بعض غیر احمدی بھی تھے۔ محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ نے ان سے تفصیلی ملاقات کی اور قیمتی مشوروں اور ہدایات سے نوازا۔ اس موقع پر محترم مولانا غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ سرینگر نے بھی کشمیری زبان میں جس کا مفہوم ہمیں سمجھ آرہا تھا انہیں بہت کچھ سمجھانے کی کوشش کی۔ محترم مولانا عبدالرشید صاحب ضیاء بھی شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ان حضرات کی ملاقات کا انتظام فرمایا فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

گلمرگ ایک چھوٹی سی خوشنما وادی ہے جو ہرے بھرے گھاس کے میدانوں خوبصورت باغات ہوٹلوں اور تفریح گاہوں سے گھری ہوئی ہے۔ نہایت صاف وشفاف آب وہوا یہاں کا ایک بیش قیمت تحفہ ہے۔

کشمیر کے لوگ نہایت ملنسار اور مہمان نواز ہیں احمدی تو خیر بصد شوق ملے ہی لیکن غیر احمدی جن سے ہماری جان پہچان بھی نہیں تھی جب انہیں پتہ چلا کہ قادیان پنجاب سے مہمان آئے ہیں تو اکثر جستجو کے رنگ میں سوالات کرتے

باقی صفحہ ( 15 ) پر ملاحظہ فرمائیں

# خطبہ جمعہ

# برکت ہمیشہ نظام جماعت کی اطاعت اور اس کے ساتھ وابستہ رہنے میں ہی ہے

## (اطاعت نظام اور وحدت کے متعلق قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں تاکیدی نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ ۲۷ راگست ۲۰۰۴ء بمطابق ۲۷ رظہور ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام ''بیت الرشید''، ہمبرگ (جرمنی)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له واشهد ان محمداً عبده و رسوله-
أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -
الحمدلله رب العلمين - الرحمٰن الرحيم - ملک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ. فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ. ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا﴾. (سورۃ النساء آیت:60)

اس کا ترجمہ ہے اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی، اور اگر تم کسی معاملے میں اُولُو الْاَمْر سے اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو۔ اگر فی الحقیقت تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر طریقہ ہے اور اپنے انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

کسی بھی قوم یا جماعت کی ترقی کا معیار اور ترقی کی رفتار اس قوم یا جماعت کے معیار اطاعت پر ہوتی ہے۔ جب بھی اطاعت میں کمی آئے گی ترقی کی رفتار میں کمی آئے گی۔ اور الٰہی جماعتوں کی نہ صرف ترقی کی رفتار میں کمی آتی ہے بلکہ روحانیت کے معیار کے حصول میں بھی کمی آتی ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار دفعہ اطاعت کا مضمون کھولا ہے۔ اور مختلف پیرایوں میں مومنین کو یہ نصیحت فرمائی کہ اللہ کی اطاعت اس وقت ہوگی جب رسول کی اطاعت ہوگی۔ کہیں مومنوں کو یہ بتایا کہ بخشش کا یہ معیار ہے کہ وہ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور تمام احکامات پر عمل کریں تو پھر مغفرت ہوگی۔ پھر فرمایا کہ تقویٰ کے معیار بھی اس وقت قائم ہوں گے بلکہ تم تقویٰ پر قدم مارنے والے اس وقت شمار ہوگے جب اطاعت گزار بھی ہوگے۔ اور جب تم اپنی اطاعت کے معیار بلند کرلوگے تو فرمایا تم ہماری جنتوں کے وارث ٹھہروگے۔ تو اس طرح اور بھی بہت سے احکام ہیں جو مومنوں کو اطاعت کے سلسلہ میں دیئے گئے ہیں۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں بھی خدا تعالیٰ نے اطاعت کے مضمون کو ہی بیان فرمایا ہے، یہ فرمانے کے بعد کہ اے مومنو! اے وہ لوگو! جو یہ دعویٰ کرتے ہو کہ ہم اللہ پر بھی ایمان لائے اور اس کے رسول پر بھی ایمان لائے ہمیشہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کی پیروی کرو۔ اور پھر ساتھ یہ بھی فرمادیا کہ تمہارے جو عہدیدار ہیں، تمہارے جو امیر ہیں تمہارا جو بنایا ہوا نظام ہے، جو نظام تمہیں دیا گیا ہے اس کی بھی اطاعت کرو۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اختلاف کی صورت میں اللہ اور رسول کی طرف معاملہ لوٹانے کا حکم ہے۔ یعنی یہ کہ اگر اختلاف ہو تو قرآن اور حدیث کی طرف جاؤ۔ وہاں سے دیکھو کہ کیا حکم ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اختلاف کی صورت میں ہر کوئی، جس کو علم نہ بھی ہو اپنے مطابق خود ہی تشریح و تفسیر کرنے لگ جائے کیونکہ پہلی بات تو یہی ہے کہ جب آپس میں لوگوں کے اختلاف ہو جاتے ہیں تو کیونکہ تمام معاملات، ہدایات اور احکامات کی تشریح اور تفسیر کا کسی کو پتہ نہیں ہوتا، بعض ایسے احکامات ہیں جو تفسیر طلب ہوتے ہیں اور ہر ایک کو اس کا علم نہیں ہوتا اس لئے قرآن و حدیث کے حوالے لینے کے لئے جو اس کا علم رکھنے والے ہیں ان سے بھی پوچھنا پڑے گا، ان کی طرف بھی جانا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ظلمت کے زمانے میں بھی جو ہزار سال تاریکی کا دور گزرا ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ مفسرین اور مجددین پیدا فرماتا رہا جو دین کا علم رکھتے تھے اور وہ اپنے اپنے علاقے میں رہنمائی فرماتے رہے۔ لیکن اس زمانے میں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے، جن کو اللہ تعالیٰ نے حَکَم اور عَدَل بنا کر بھیجا ہے اس دور میں تو قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کا صحیح فہم اور ادراک صرف اور صرف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہی ہے۔ اب آپؑ جو بھی تفسیر و تشریح کسی بھی حکم کی فرمائیں گے وہی صحیح تفسیر و تشریح ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے براہ راست آپؑ کو سکھایا ہے۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسے زمانے میں پیدا فرمایا اور بہت سے ہمارے مسائل حل کر دیئے جن کے لئے پہلے لوگ لڑتے رہے۔ اور ﴿فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ کے حکم پر عمل کرنے کے لئے آسانی پیدا فرمادی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان معارف اور ان مسائل کو سمجھنے کا بے انتہا خزانہ ہمیں عطا فرمادیا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق ایک ایسا نظام بھی ہم میں جاری فرمادیا کہ ہر مسئلے کے حل کے لئے، ہمیں اللہ اور رسول کے حکموں کو سمجھنے کے لئے آسانیاں پیدا ہوگئیں۔ پس ہم اس بات پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ اس نے ہمیں اپنے پر اور یوم آخرت پر ایمان میں اور بھی مضبوط کردیا۔ اور اس طرح ہمارے معاملات کے انجام کو بھی بہتر کردیا اور ہمیں بھی اپنے اس حَکَم اور عَدَل کی پیروی کرنے پر بہتر انجام کی خبر دے دی۔ پس ہم سب پر فرض بنتا ہے کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق قدرت ثانیہ کے اس جاری نظام کی بھی مکمل اطاعت کریں اور اپنی اطاعت کے معیاروں کو بلند کرتے چلے جائیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اطاعت کے معیاروں کو حاصل کرنے کے لئے قربانیاں بھی کرنی پڑتی ہیں اور صبر بھی دکھانا پڑتا ہے۔ پھر دنیاوی لحاظ سے بھی جو حاکم ہے اس کی دنیاوی معاملات میں اطاعت ضروری ہے۔ کسی بھی حکومت نے اپنے معاملات چلانے کے لئے جو ملکی قانون بنائے ہوئے ہیں ان کی پابندی ضروری ہے۔ آپ اس ملک میں رہ رہے ہیں یہاں کے قوانین کی پابندی ضروری ہے بشرطیکہ قوانین مذہب سے کھیلنے والے نہ ہوں، اس سے براہ راست ٹکر لینے والے نہ ہوں جیسا کہ پاکستان میں ہے۔ احمدیوں کے لئے بعض قوانین بنے ہوئے ہیں تو صرف اُن قوانین کی وہاں بھی پابندی ضروری ہے جو حکومت نے اپنا نظام چلانے کے لئے بنائے ہیں۔ جو مذہب کا معاملہ ہے وہ دل کا معاملہ ہے۔ یہ تو نہیں ہوسکتا کہ قانون آپ کو کہے کہ نماز نہ پڑھو اور آپ نماز ہی پڑھنا چھوڑ دیں۔ تو بہرحال جو بھی نظام ہو، دنیاوی حکومتی نظام ہو یا جماعتی نظام یا مذہبی نظام اُن کی اطاعت ضروری ہے۔ سوائے جو قانون، جیسا کہ میں نے کہا، براہ راست اللہ اور اس کے رسول کے احکامات سے ٹکراتے ہوں۔ تو دینی لحاظ سے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا دوسرے مسلمانوں کو فکر ہو تو ہو احمدی مسلمان کو کوئی فکر نہیں کیونکہ ہم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنا بندھن جوڑ کر اپنے آپ کو اس فکر سے آزاد کرلیا ہے کہ کیا ہم خدا اور اس کے رسول کے احکام کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ اور جن امور کی وضاحت ضروری تھی کہ کون کون سے امور شریعت میں وضاحت طلب ہیں ان کی بھی ہمیں حضرت مسیح موعودؑ سے وضاحت مل گئی کیونکہ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک لائن بتادی، تمام امور کی وضاحت کردی کہ اس طرح اعمال بجالاؤ تو یہ خدا اور اس کے رسول کے احکام کے مطابق ہے۔

جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اختلافی معاملات کے حل کے لئے جب لوگ علماء، مفسرین یا فقہاء سے رجوع کرتے رہے تو ہر ایک نے اپنے علم، عقل اور ذوق کے مطابق ان امور کی تشریح کی۔ اپنے اپنے زمانے میں ہر ایک نے اپنے اپنے حلقے میں اپنی طرف سے نیک نیتی سے یہ تمام امور بتائے۔ مگر آہستہ آہستہ جن امور میں مفسرین اور فقہاء کا اختلاف تھا ان کے اپنے اپنے گروہ بنتے گئے اور یوں فرقے بندی ہوکر مسلمان آپس میں ایک دوسرے پر الزام تراشی کرتے رہے اور لڑائی جھگڑے بھی ہوتے رہے اور اس تفرقہ بازی نے مسلمانوں کو پھاڑ دیا۔ لیکن اب اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی طرف سے

نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خداتعالیٰ کی نافرمانی کی۔(صحیح مسلم ، کتاب الامارۃ ،باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ وتحریمہا فی المعصیۃ)

تو یہ وہی سلسلہ چل رہا ہے۔اس لئے فرمایا کہ چاہے خوشی پہنچے یا غم پہنچے جو بھی امیر ہے اس سے جھگڑنا نہیں۔اس کے فیصلے کو تسلیم کرنا ہے اور اگلی بات یہ کہ حق پر قائم رہیں گے۔اس کا کوئی یہ مطلب نہ لے لے کہ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں ہم حق پر ہیں اس لئے ہم یہ فیصلہ نہیں مانتے۔ بلکہ فرمایا تمہیں ہمیشہ اس بات کا خیال رہے کہ تم نے سچی بات کہنی ہے۔دنیا کی کوئی سختی کوئی دباؤ،کوئی لالچ تمہیں حق اور سچ کہنے سے نہ روکے۔اور پھر یہ بھی کہ جب تمہارا کوئی معاملہ آئے تم نے سچی بات کہنی ہے، سچی گواہی دینی ہے اور جھوٹ بول کر نظام سے یا دوسرے فریق سے جھگڑنے کی کوشش نہیں کرنی۔اور نہ کبھی یہ خیال آئے کہ ہم نے اگر نظام کی بات مان لی، اپنے بھائی بندوں سے صلح وصفائی کرلی، سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرلیا تو دنیا کیا کہے گی۔

ہمیشہ یاد رکھو کہ تمہارا مطمح نظر،تمہارا مقصد حیات صرف اور صرف خداتعالیٰ کی رضا ہونا چاہئے۔اور یہی کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اس کے نظام کے جو احکامات وقواعد اور فیصلے ہیں ان کی پابندی کرنی ہے۔ اور اس کے بارے میں اپنی اطاعت میں بالکل فرق نہیں آنے دینا۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے ناپسندیدہ بات دیکھے وہ صبر کرے کیونکہ جو نظام سے بالشت بھر جدا ہوا اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔(صحیح مسلم ،کتاب الامارۃ ، باب الامر بلزوم الجماعۃ عند ظہور الفتن وتحذیر الدعاۃ الی الکفر )

بعض لوگ لوگوں میں بیٹھ کر کہہ دیتے ہیں کہ نظام نے یہ فیصلہ کیا فلاں کے حق میں اور میرے خلاف۔ لیکن میں نے صبر کیا لیکن فیصلہ بہرحال غلط تھا۔میں نے مان تو لیا لیکن فیصلہ غلط تھا۔تو اس طرح لوگوں میں بیٹھ کر گھما پھرا کر یہ باتیں کرنا بھی صبر نہیں ہے صبر یہ ہے کہ خاموش ہو جاتے اور اپنی فریاد اللہ تعالیٰ کے آگے کرتے۔ ہوسکتا ہے جہاں بیٹھ کر باتیں کی گئی ہوں وہاں ایسی طبیعت کے مالک لوگ بیٹھے ہوں جو یہ باتیں آگے لوگوں میں پھیلا کر بے چینی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔اور اس طرح نظام کے بارے میں غلط تأثر پیدا ہو اور اس سے بعض دفعہ فتنے کی صورت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔اور پھر جو لوگ اس فتنے میں ملوث ہو جاتے ہیں ان کے بارے میں فرمایا کہ پھر وہ جاہلیت کی موت مرتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا توقع رکھتے ہیں۔آپ فرماتے ہیں:

"کیا اطاعت ایک سہل امر ہے جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلے کو بدنام کرتا ہے۔حکم ایک نہیں ہوتا بلکہ حکم تو بہت ہیں۔جس طرح بہشت کے کئی دروازے ہیں کہ کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے اور کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے،اسی طرح دوزخ کے کئی دروازے ہیں۔ایسا نہ ہو کہ تم ایک دروازہ تو دوزخ کا بند کرو اور دوسرا کھلا رکھو"۔(ملفوظات جلد دوم صفحہ 411 جدید ایڈیشن)

لوگ منہ سے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم اطاعت گزار ہیں سلسلے کا ہر حکم سر آنکھوں پر۔لیکن جب موقع آئے، جب اپنی ذات کے حقوق چھوڑنے پڑیں، تب پتہ لگتا ہے کہ اطاعت ہے یا نہیں ہے۔اس لئے آپ نے فرمایا کہ اطاعت اتنا آسان کام نہیں ہے۔ ہر حکم کو بجالانا اور ہر معاملے میں اطاعت اصل مقصد ہے اور فرمایا کہ جو مکمل طور پر حکم کی اطاعت نہیں کرتا وہ سلسلے کو بدنام کرتا ہے۔اللہ کے حقوق ادا نہ کر کے بھی بدنامی کا باعث بنتے ہو اور بندوں کے حقوق ادا نہ کر کے بھی بدنامی کا باعث بنتے ہو اور جس طرح جنت میں جانے کے کئی دروازے ہیں نیکیاں کر کے جنت میں داخل ہوتے ہو اسی طرح دوزخ کے بھی کئی دروازے ہیں۔ یہ نہ ہو کہ پوری اطاعت نہ کر کے کوئی دروازہ کھلا رکھو اور دوزخ میں داخل ہو جاؤ۔اس لئے کامل وفا کے ساتھ اطاعت گزار بندے بنے رہو اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی مانگنی چاہئے اس کا فضل ہو تو انسان ان باتوں سے بچ سکتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:" اطاعت پوری ہو تو ہدایت پوری ہوتی ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو

ہدایت پا کر ہمارے لئے صحیح اور غلط کی تعیین کر دی ہے۔پس احمدی کا فرض بنتا ہے کہ وہ اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کریں تبھی وہ جماعت کی برکات سے فیضیاب ہو سکتے ہیں اور اس کے لئے جیسا کہ میں نے کہا قربانیاں بھی کرنی پڑتی ہیں اور صبر بھی دکھانا پڑتا ہے۔ کسی کے ایمان کے اعلیٰ معیار کا تو تبھی پتہ چلتا ہے جب اس پر کوئی امتحان کا وقت آئے اور وہ صبر دکھاتے ہوئے اور قربانی کرتے ہوئے اس میں سے گزر جائے۔اس کی انا اس کے راستے میں روک نہ بنے۔اس کا مالی نقصان اس کے راستے میں روک نہ بنے۔اس کی اولاد اس کے اطاعت کے جذبے کو کم کرنے والی نہ ہو۔ جب یہ معیار حاصل کرلو گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ انفرادی طور پر تمہارے ایمانوں میں ترقی ہوگی اور جماعتی طور پر بھی مضبوط ہوتے چلے جاؤ گے۔ بعض لوگ ذاتی جھگڑوں میں نظام جماعت کے فیصلوں کا پاس نہیں کرتے یا ان فیصلوں پر عملدرآمد کے طریقوں سے اختلاف کرتے ہیں اور آہستہ آہستہ پیچھے ہٹتے چلے جاتے ہیں اور اپنا نقصان کر رہے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْا۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ﴾ (الانفال:47) یعنی اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم بزدل بن جاؤ گے۔اور تمہارا رعب جاتا رہے گا۔اور صبر سے کام لو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہمیں بتا دیا کہ یاد رکھو تمہارے ایک ہونے کے لئے، تمہیں اکٹھے باندھ کر رکھنے کے لئے بنیادی چیز اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے۔اس لئے اس پر قائم رہو، آپس میں نہ جھگڑو۔اور یہ حکم بھی اللہ تعالیٰ کے بہت سے حکموں میں سے ایک ہے کہ مسلمان آپس میں لڑیں نہیں۔لیکن آجکل دیکھ لیں کیا ہو رہا ہے۔ایک فرقے نے دوسرے فرقے کا گریبان پکڑا ہوا ہے۔ایک تنظیم دوسری تنظیم کے خلاف گالم گلوچ کر رہی ہے۔تو پیشگوئی فرمادی تھی کہ اس طرح کرنے سے تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا۔ چنانچہ آجکل دیکھ لیں اس کے عین مطابق نتیجہ نکل رہا ہے۔باوجود مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد ہونے کے اور بے تحاشہ تیل کا پیسہ ہونے کے رعب کوئی نہیں دوسرے اپنی مرضی کے مطابق ان ممالک کو بھی چلاتے ہیں۔اگر یہ لوگ صبر کرتے اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے بارے میں بے صبری کا مظاہرہ نہ کرتے اور بدظنی کا مظاہرہ نہ کرتے تو یہ حالت نہ ہوتی۔ بہرحال ہم جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مان لیا، ہمارا کام ہے کہ یہ نمونہ اپنے سامنے رکھیں اور جو اللہ اور اس کے رسول نے احکامات دیئے ہیں اور اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جو ہمیں بتایا ہے اس کی مکمل اطاعت کریں، ان کے مطابق عمل کریں۔آپس میں محبت پیار سے رہیں، لڑائی جھگڑے نہ کریں۔ جو معاملات بھی اٹھتے ہیں ان پر صبر کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ جماعت میں شامل رہنے کی وجہ سے جو رعب خداتعالیٰ نے قائم کیا ہے وہ ہمیشہ قائم رہے گا۔ورنہ انفرادی طور پر تو کسی کی کوئی حیثیت نہیں رہے گی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تو اللہ تعالیٰ نے فرما دیا تھا۔ یہ وعدہ دیا ہوا ہے کہ نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ۔کہ آپ کے رعب کے قائم رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ خود ہی مدد کے سامان پیدا فرماتا رہے گا،خود ہی مدد کرے گا۔پس جو لوگ جماعت میں شامل رہیں گے، جماعت کے نظام کی اطاعت کریں گے ان کا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے چمٹے رہنے کی وجہ سے انشاء اللہ تعالیٰ رعب قائم رہے گا۔پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اطاعت میں ہی برکت ہے اور اطاعت میں ہی کامیابی ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت عبادہ بن صامتؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت اس شرط پر کی کہ ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے آسانی میں بھی اور تنگی میں بھی، خوشی میں بھی اور رنج میں بھی اور ہم اُوْلُوالْاَمْر سے نہیں جھگڑیں گے۔اور جہاں کہیں بھی ہم ہوں گے حق پر قائم رہیں گے۔اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔( مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء)

تو پہلی بات تو یہی کہ جب بیعت کرلی تو پھر جو کچھ بھی احکام ہوں گے تو ہم کامل اطاعت کریں گے۔یہ نہیں کہ جب ہماری مرضی کے فیصلے ہو رہے ہوں تو ہم مانیں گے، ہمارے جیسا اطاعت گزار کوئی نہیں ہوگا۔اور اگر کوئی فیصلہ ہماری مرضی کے خلاف ہو گیا ہے جس سے ہم پر تنگی وارد ہوئی تو اطاعت سے باہر نکل جائیں، نظام جماعت کے خلاف بولنا شروع کردیں۔نہیں، بلکہ جو بھی صورت ہو فرمایا کہ تنگی ہو یا آسانی ہو ہم نظام جماعت کے فیصلوں کی مکمل اطاعت کریں گے اور نظام سے ہی چمٹے رہیں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی طاعت درمعروف پر ہی بیعت لی ہے اور اب تک یہ سلسلہ شرائط میں بیعت کے ساتھ چل رہا ہے۔اس لئے یہ خیال کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ عہد بیعت تھا اب نہیں، یا اب اگر اس کو توڑیں گے تو گناہ کوئی نہیں ہوگا یہ خیال ذہن سے نکال دیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ہی یہ سلسلہ قائم ہوا ہے اور اس لئے یہ اسی کا تسلسل ہے۔اور پھر ویسے بھی ایک حدیث میں آتا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔اور جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔اور جس


ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
بزرگوں کی تعظیم کرو
طالب دعا کے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 بینٹنک لین کلکتہ 70001
دکان: 2248.5222, 2248.1652
2243.0794
رہائش: 2237-0471,2237-8468

خوب سن لینا چاہئے اور خدا تعالیٰ سے توفیق طلب کرنی چاہئے کہ ہم سے کوئی ایسی حرکت نہ ہو"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 284 جدید ایڈیشن)

تو فرمایا کہ یہ ہدایت یافتہ ہیں اس کے بارے میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ پوری طرح ایمان لایا اور ہدایت پائی جس میں اطاعت بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہو، ایک ذرہ بھی وہ اطاعت سے باہر نہ ہو۔ اور فرمایا کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ملتا ہے اس لئے اس سے توفیق طلب کرتے رہنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہمیں ہر ایسی حرکت سے بچائے جس سے ہماری اطاعت پر کوئی حرف آتا ہو۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ زمانے کے امام کی جماعت میں شامل ہیں جس نے ہمیں انتہائی باریکی میں جا کر ان امور کی طرف توجہ دلائی ہے جس سے ہم اللہ اور اس کے رسول کے اطاعت گزار کہلا سکیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:" اگر حاکم ظالم ہو تو اس کو برا نہ کہتے پھرو بلکہ اپنی حالت میں اصلاح کرو خدا اس کو بدل دے گا یا اسی کو نیک کر دے گا۔ جو تکلیف آتی ہے وہ اپنی ہی بدعملیوں کے سبب آتی ہے ورنہ مومن کے ساتھ خدا کا ستارہ ہوتا ہے۔ مومن کے لئے خدا تعالیٰ آپ سامان مہیا کر دیتا ہے۔ میری نصیحت یہی ہے کہ ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو خدا کے حقوق بھی تلف نہ کرو اور بندوں کے حقوق بھی تلف نہ کرو"۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ 246 زیر آیت سورۃ النساء:60)

فرمایا کہ چاہے حاکم ہو یا امیر ہو یا کوئی عہدیدار ہو کوئی افسر ہو اگر تم پاک ہو اور اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیتے ہو اور دعائیں کرتے ہو پھر یا تو اللہ تعالیٰ اس حاکم یا افسر کو، اس عہدیدار یا اس امیر کو بدل دے گا یا پھر نیک کر دے گا اس کی طبیعت میں تبدیلی پیدا کر دے گا۔ فرمایا کہ بعض اوقات ابتلاء جو آتے ہیں وہ اپنی بدعملیوں کی وجہ سے آتے ہیں۔ اپنی ہی کوئی ایسی حرکتیں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے بعض اوقات اللہ تعالیٰ اس دنیا میں ابتلاء میں ڈال دیتا ہے۔ اس لئے خود بھی استغفار کرتے رہنا چاہئے۔ نیکیوں پر قائم ہونے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے اور اللہ اور رسول دونوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اللہ تعالیٰ میری امت کو ضلالت اور گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔ مَنْ شَذَّ شُذَّ اِلَی النَّارِ۔ جو شخص جماعت سے الگ ہوا وہ گویا آگ میں پھینکا گیا۔

(ترمذی کتاب الفتن باب فی لزوم الجماعة)

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ایک ہزار سال کے تاریک زمانے کا دور گزر گیا جس میں عملاً مسلمان اکثریت دین کو بھلا بیٹھی تھی پھر اپنے وعدوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور آپ نے ایک جماعت قائم فرمائی جس نے دنیا کی رہنمائی کا کام اپنے سپرد لیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے جو لوگ بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں داخل ہو گئے وہ گمراہی اور ضلالت پھیلانے کے لئے تو اکٹھے نہیں ہوئے بلکہ دنیا کو خدائے واحد کی پہچان کروانے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اس لئے اس کے ساتھ بھی یعنی جماعت کے اندر بھی وہی رہ سکتے ہیں جو کامل وفا اور اطاعت کے نمونے دکھانے والے بھی ہوں۔ اور جب ایسے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت بھی ان کے ساتھ ہوتی ہے۔ پس ہر ایک جو وفا اور اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم نہیں کرتا وہ خود اپنا نقصان کر رہا ہے۔

اس لئے ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ برکت ہمیشہ نظام جماعت کی اطاعت اور اس کے ساتھ وابستہ رہنے میں ہی ہے۔ اس لئے اگر کبھی کسی کے خلاف غلط فیصلہ ہو جاتا ہے تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ صبر کا مظاہرہ کرنا چاہئے، بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔ ہر ایک کی اپنی سمجھ ہے۔ قضاء نے اگر کوئی فیصلہ کیا ہے اور ایک فریق کے مطابق وہ صحیح نہیں ہے پھر بھی اس پر عمل درآمد کروانا چاہئے اور دعا کریں کہ قاضیوں کو اللہ تعالیٰ صحیح فیصلے کی توفیق دے۔ قاضیوں کو بھی غلطی لگ سکتی ہے لیکن ہر حالت میں اطاعت مقدم ہے۔ بعض لوگ اتنے جذباتی ہوتے ہیں کہ بعض فیصلوں کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے منسوب ہونے سے ہی انکاری ہو جاتے ہیں۔ تو یہ بدنصیبی ہے، جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ، اپنے آپ کو آگ میں ڈال رہے ہوتے ہیں۔ دنیا کے چند سکوں کے عوض اپنا ایمان ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ جماعت میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی شامل ہوتے ہیں کسی عہدیدار کی جماعت میں تو شامل نہیں ہوئے کہ اس کی غلطی کی وجہ سے اپنا ایمان ہی ختم کر لیں۔ بہرحال عہدیداروں کو بھی احتیاط کرنی چاہئے اور کسی کمزور ایمان والے کے لئے ٹھوکر کا باعث نہیں بننا چاہئے۔

حدیث میں آیا ہے کہ عہدیدار بھی پوچھے جائیں گے کہ اگر صحیح طرح سے وہ اپنے فرائض ادا نہیں کر رہے۔ انصاف کے تقاضے پورے نہیں کر رہے۔ حدیث میں تو ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے لئے جن کے سپرد کام ہوں اور وہ پوری ذمہ داری سے کام نہیں کر رہے ان کے لئے جنت حرام کر دیتا ہے۔ تو عہدیداران کے لئے تو یہ بہت بڑا انذار ہے تو جب خدا تعالیٰ خود ہی حساب لے رہا ہے تو پھر متاثرہ فریق کو کیا فکر ہے۔ آپ نیکی پر قائم رہیں تو دنیاوی نقصان بھی خدا تعالیٰ پورا فرما دے گا۔

ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح بکریوں کا دشمن بھیڑیا ہے اور اپنے ریوڑ سے الگ ہو جانے والی بکریوں کو با آسانی شکار کر لیتا ہے اسی طرح شیطان انسان کا بھیڑیا ہے۔ اگر جماعت بن کر نہ رہیں یہ ان کو الگ الگ نہایت آسانی سے شکار کر لیتا ہے۔ فرمایا اے لوگو! پگڈنڈیوں پر مت چلنا بلکہ تمہارے لئے ضروری ہے کہ جماعت اور عامۃ المسلمین کے ساتھ رہو۔ تو یہاں فرمایا کہ شیطان سے بچ کر رہنے کا ایک ہی طریق ہے کہ جماعت سے وابستہ ہو جاؤ اور اس زمانے میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہی ہے جو الٰہی جماعت ہے جو دنیا میں خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچا رہی ہے۔ اور اگر کوئی اور جماعت، جماعت کہلاتی بھی ہے تو ان کے اور بھی بہت سارے سیاسی مقاصد ہیں۔ پس اس عافیت کے حصار کے اندر آ گئے ہیں تو پھر اس کے اندر مضبوطی سے قائم رہیں اور اطاعت کرتے رہیں۔ ورنہ جیسا کہ فرمایا کہ بھیڑیے ایک ایک کر کے سب کو کھا جائیں گے اور کھا بھی رہے ہیں۔ ہمارے سامنے روز نظارے نظر آ رہے ہیں۔ یہاں ایک اور مسئلہ بھی حل ہو رہا ہے کہ جماعت میں شامل لوگ ہی عامۃ المسلمین ہیں یعنی تعداد کے لحاظ سے زیادتی عامۃ المسلمین نہیں کہلاتی۔ پس آپ ہی وہ خوش قسمت ہیں جو جماعت میں شامل ہیں اور عامۃ المسلمین کہلانے کے مستحق ہیں تو اس لئے اپنے آپ کو بھی اگر بچانا ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تو مکمل صبر اور وفا سے اطاعت گزار رہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جنت کے وسط میں اپنا گھر بنانا چاہتا ہو اسے جماعت سے چمٹے رہنا چاہئے اس لئے کہ شیطان ایک آدمی کے ساتھ ہوتا ہے اور جب دو ہو جائیں تو وہ دُور ہو جاتا ہے یعنی شیطان پھر چھوڑ دیتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دلوں میں پھاڑ پیدا کیا جائے۔ پس جماعت میں ہی برکت ہے اور نظام جماعت کی اطاعت میں ہی برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو یہ معیار قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس ضمن میں ایک اور بات بھی کہنی چاہتا ہوں کہ شیطان کیونکہ ہر وقت اس فکر میں ہوتا ہے کہ کسی طرح دلوں میں کدورتیں پیدا کرے، دوریاں پیدا کرے، رنجشیں پیدا کرے۔ اس لئے بعض دفعہ اچھے بھلے سوچ سمجھ رکھنے والے شخص کو بھی غلط راستے پر چلا رہا ہوتا ہے۔ اس کو بھی پتہ نہیں لگ رہا ہوتا کہ کب شیطان کے پنجے میں آ گیا۔

یہاں جرمنی میں 100 مساجد کی تعمیر کا معاملہ ہے۔ کچھ کو شکوہ ہے کہ بعض بڑی بڑی عمارات خریدی گئی ہیں اگر وہ نہ خریدی جاتیں تو اور چھوٹی چھوٹی کئی مساجد بن سکتی تھیں۔ پھر یہ کہ جو بنی بنائی عمارات خریدی گئی ہیں وہ 100 مساجد کے زمرے میں نہیں ہیں۔ بعض لوگ خط لکھتے رہتے ہیں کہ ہم آپ کو حقیقت حال سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں یہاں یوں ہو رہا ہے اور یوں ہو رہا ہے۔ ایک تو ان سب لکھنے والوں کی اطلاع کے لئے میں بتا دوں کہ گزشتہ سال یا اس سے بہت پہلے میں اس کا جائزہ لے چکا ہوں اور مجھے پتہ ہے کہ کون کون سی عمارات خریدی گئی ہیں اور کن کن کو 100 مساجد کے زمرے میں شامل کرنا ہے یا نہیں کرنا۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں۔

پھر ایک دفعہ خط لکھ دیا تو ٹھیک ہے۔ آپ نے یہ صحیح سمجھا اس کا حق ادا کر دیا، مجھ تک پہنچا دیا۔ دوبارہ دوبارہ لکھنے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ یہ تو پھر ضد بن جاتی ہے۔ مجھے خط لکھ دیا میں نے آپ کو ایک عمومی سا جواب دے دیا۔ خط آپ کو پہنچ گیا، جزاک اللہ۔ یہی کافی ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر ایک کو تفصیل بتائی جائے کیونکہ یہ جو بار بار زور دے کر لکھنا ہے جس میں بعض اوقات عہدیدار بھی شامل ہوتے ہیں، یہ غلط ہے۔

جب میں نے خرید کردہ عمارات کو بھی 100 مساجد کے زمرے میں شامل کر لیا ہے تو پھر آپ لوگ اور مزید کیا کہنا چاہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں وہ اس پیسے سے خریدی گئی ہیں، وہ مساجد میں شمار ہیں۔ پھر خط لکھتے وقت جو متعلقہ عہدیداران ہیں ان کے متعلق بڑے سخت الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ مساجد کی خرید کی انتظامیہ کے بارے میں بھی سخت الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں، یہ طریق غلط ہے۔ یہ بھی ایک طرح سے اطاعت سے باہر نکلنے والی بات ہے، بے صبری کا مظاہرہ ہے۔ اس لئے اس سے بچیں۔ آپ لوگوں کا کام ہے


شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد

0092-4524-214750 ریلوے روڈ

0092-4524-212515 اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

کہ 100 مساجد بنانے کا جو منصوبہ دیا گیا ہے اس پر لگے رہیں، اس پر عمل کریں۔ دعا سے اللہ تعالیٰ کی مدد چاہتے رہیں، انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔ اب کام میں کچھ تیزی بھی پیدا ہوئی ہے۔ انشاء اللہ یہ مساجد مکمل بھی ہو جائیں گی اور جب بننا شروع ہو گئی ہیں تو دیکھا دیکھی رفتار میں بھی تیزی آرہی ہے۔ بہتوں کو بڑی تیزی سے خیال آرہا ہے کہ ہمیں اپنے علاقے میں مسجد بنانی چاہئے اور کوشش بھی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید برکت ڈالے۔

دوسری بات یہ ہے کہ بعض کام چاہے وہ نیکی اور خدمت خلق کے کام ہی ہوں اگر نظام جماعت سے ٹکر لے کر کئے جا رہے ہیں تو نظام جماعت اس سلسلے میں کوئی مدد نہیں کرتا۔ نہ ہی خلیفہ وقت سے یہ امید رکھنی چاہئے کہ وہ نظام سے ہٹ کر چلنے والے کاموں پر خوشنودی کا اظہار کرے گا۔ نظام کی حفاظت تو خلیفہ کا سب سے پہلا فرض ہے۔ کیونکہ دو متوازی نظام چلا کر تو کامیابیاں نہیں ہوا کرتیں۔ مثلاً بعض شرائط پوری کئے بغیر یہاں اس ملک میں عام طور پر ہومیوپیتھی کی پریکٹس کی اجازت نہیں ہے اس لئے جماعت بحیثیت جماعت اس کام میں ہاتھ نہیں ڈال رہی۔ اور اگر کوئی یہ کام کرنا چاہتا ہے یا کر رہا ہے اور خدمت خلق کے جذبے سے کر رہا ہے تو کرے۔ لیکن جماعت اس میں کبھی ملوث نہیں ہوگی۔ اگر کسی کے خدمت خلق کے کام پر میں اس کو تعریفی خط لکھ دیتا ہوں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کو کوئی جماعتی حیثیت حاصل ہو گئی ہے اور وہ امیر جماعت کو بھی پس پشت ڈال دے اور اس سے بھی ٹکر لینی شروع کر دے۔ مجھے یہاں فی الحال نام لینے کی ضرورت نہیں ہے، جو ہیں وہ خود سمجھتے ہیں اس لئے اپنی اصلاح کر لیں۔

دوسرے ہیومینیٹی فرسٹ ایک ایسا ادارہ ہے جو باقاعدہ رجسٹرڈ ہے۔ اور اس کی مرکزی انتظامیہ لندن میں ہے۔ لندن سے باقاعدہ مینیج (Manage) کیا جاتا ہے۔ افریقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرکزی ادارہ ہے مختلف ممالک نے اس میں بہت کام کیا ہے۔ جرمنی کے علاوہ۔ جرمنی میں یہ اس طرح فعال نہیں ہے۔ فعال اس لئے نہیں ہے کہ بعض معاملات میں انہوں نے زیادہ آزاد ہونے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے میں یہاں امیر صاحب کو اس کا نگران اعلیٰ بناتا ہوں اور وہ اب اپنی نگرانی میں اس کو ری آرگنائز (Re-organize) کریں اور چیئرمین اور تین ممبران کمیٹی بنائیں اور پھر جس طرح باقی ممالک میں انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں یہ بھی کریں، لیکن مرکزی ہدایت کے مطابق۔ کیونکہ مرکزی رپورٹ کے مطابق بھی یہاں کی ہیومینیٹی فرسٹ کی انتظامیہ کا تعاون اچھا نہیں تھا۔ بار بار توجہ دلانے پر اب بہتری آئی ہے لیکن مکمل نہیں۔ تو یہ بھی اطاعت کی کمی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ خلیفہ وقت سے براہ راست رابطہ ہو جائے تو باقی نظام سے جو مرضی سلوک کرو کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ غلط تأثر ہے۔ ذہنوں سے نکال دیں۔ اگر کوئی دقت اور مشکل ہو کسی انتظام کو چلانے میں تو آپ خلیفۂ وقت کو بھی خط لکھ سکتے ہیں۔ لیکن بہر حال متعلقہ امیر کو اس کی کاپی جانی چاہئے۔ لیکن براہ راست کسی قسم کا خود قدم اٹھانے کی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو کامل فرمانبرداروں میں سے رکھے اور اطاعت کے معیار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ جب سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی' بغیر اس کے اطاعت نہیں ہو سکتی۔" اور ہوائے نفس ہی' یعنی نفس کی خواہشات" ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔ اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں۔ مسلمانوں کے ضعف اور تنزل کے منجملہ دیگر اسباب کے باہم اختلاف اور اندرونی تنازعات بھی ہیں"۔ یعنی یہ سب جو کمیاں اور تنزل ہیں یہی مسلمانوں میں گراوٹ پیدا ہونے کے اسباب ہیں اور اندرونی اختلافات اور تنازعات انہیں کی وجہ سے۔" پس اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سر ہے" یہی راز ہے۔" اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا ﷺ کے زمانے میں صحابہؓ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرامؓ خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بار گراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی۔ مگر رسول کریم ﷺ کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپؐ نے کچھ فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو ان کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا"۔

پھر فرماتے ہیں:" اگر ان میں یہ اطاعت تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی ہی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اس قدر مراتب عالیہ کو نہ پاتے۔ میرے نزدیک شیعہ سنیوں کے جھگڑوں کو چکا دینے کے لئے یہی کافی دلیل ہے کہ صحابہ کرامؓ میں باہم پھوٹ، ہاں باہم کسی قسم کی پھوٹ اور عداوت نہ تھی کیونکہ ان کی ترقیاں اور کامیابیاں اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ وہ باہم ایک تھے اور کچھ بھی کسی سے عداوت نہ تھی۔ ناسمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں۔ یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا.......... آپؐ (پیغمبر خدا ﷺ) کی شکل و صورت جس پر خدا پر بھروسہ کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا اور جو جلالی اور جمالی رنگوں کو لئے ہوئے تھی۔ اس میں ایک ہی کشش اور قوت تھی کہ وہ بے اختیار دلوں کو کھینچے لیتے تھے اور پھر آپ کی جماعت نے اطاعت رسول کا وہ نمونہ دکھایا اور اس کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو ان کو دیکھتا تھا وہ بے اختیار ہو کر ان کی طرف چلا آتا تھا۔ غرض صحابہ کی سی حالت اور وحدت کی ضرورت اب بھی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعود کے ہاتھ سے تیار ہو رہی ہے اُسی جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے تیار کی تھی۔ اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونوں سے ہوتی ہے۔ اس لئے تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو، اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو، باہم محبت و اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی"۔ (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ 246 تا 248 زیر آیت سورۃ النساء:60)

پس جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا پہلوں سے ملنے کے لئے صحابہ کی طرح اطاعت کا نمونہ بھی دکھانا ہوگا۔ اور جیسا کہ پہلے بھی آپ سن آئے ہیں۔ اطاعت کے لئے صبر اور قربانی کا مظاہرہ کرنا ہوتا ہے اس لئے اپنے اندر یہ خصوصیات بھی پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب اطاعت و فرمانبرداری کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے والے ہوں۔

اب میں تمام کارکنان جنہوں نے جلسے کی ڈیوٹیاں دی تھیں ان کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے تو خیال تھا کہ سارے Live سن لیں گے۔ خطبہ شاید Live نہیں جا رہا۔ عموماً تمام کارکنان نے اور تمام کارکنات نے مہمانوں کے ساتھ پیار اور محبت کا رویہ رکھا اور ان کی خوب خدمت کی ہے۔ انتظامات کے بارے میں بھی عموماً جن سے بھی میں نے پوچھا ہے لوگوں نے تعریف ہی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ یہ بھی ان کارکنان اور کارکنات کی فرمانبرداری اور اطاعت کا عملی نمونہ ہی تھا کہ جو ہدایات ان کو دی گئیں ان پر انہوں نے پوری طرح عملدرآمد کیا۔ اور یہی ایک جماعت کا حسن ہے جو صرف اور صرف جماعت احمدیہ میں نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو یہ نیکیاں بڑھاتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

گزشتہ جلسے کی آخری تقریر میں مَیں نے جلسے کی حاضری خواتین کے پنڈال میں جب گیا ہوں وہاں بتائی تھی۔ اب امیر صاحب نے بتایا ہے کہ مختلف ممالک کے لوگوں کی وہاں حاضری نہیں بتائی گئی تھی۔ اس میں کل حاضری تو 28 ہزار تھی اور جن ملکوں نے حصہ لیا وہ جرمنی سمیت 30 ہیں۔ (میرا خیال ہے یہی بنتا ہے) جن ملکوں نے حصہ لیا 29 اور جن قوموں نے حصہ لیا وہ 30 تھے۔ شاید جرمنی کو انہوں نے شامل نہیں کیا۔ بہر حال 29 ملکوں کی نمائندگی تھی۔

اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے اور سب کو جلسے کی برکات سے بھی فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک ہفتے کے بعد بھول نہ جائیں۔


تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

**JANIC EXIMP**

Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion Leather Products & General Order Suppliers & Importers.
Office: 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara, Near Star Club, Calcuta -700039
Ph. 3440150 Tel Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266

# بشارت مصلح آخرزمان۔ امام مہدی احمد علیہ السلام

(از کتب دینِ زرتشت نبیؑ) (چودھری خورشید احمد پربھاکر درویش قادیان۔ بھارت) **قسط 2 آخری**

## مسلمانوں کا عروج وزوال

مصنفہ مولانا سعید احمد ایم۔ اے اکبر آبادی

۵۔ اب حالت بالکل دگرگوں ہے زندگی کے ہر شعبہ میں مسلمانوں پر ادبار وانحطاط کا تسلط ہے۔ اور علم وعمل کے ہر میدان میں وہ سب کے پیچھے آتے ہیں...... اسلامی انفرادیت بہر حال اس قدر مضمحل ہو چکی ہے کہ آج کل کے مسلمانوں کو بحیثیت مجموعی پہلے زمانے کے مسلمانوں کا یا اُن کے منصب وعظمت کا وارث کہنا اپنی ہنسی خود آپ اڑانے کے مترادف ہے''۔ (مسلمانوں کا عروج وزوال صفحہ ۶)

ایک عرب شاعر، عالم دین محمد رضا شبیبی اپنی عربی نظم **''روح پیغمبر''** میں رقمطراز ہیں کہ:۔

ترجمہ: اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج ہمارے پاس تشریف لے آئیں تو آپ کو آج ہماری (مسلم) قوم کے ہاتھوں اسی طرح مصائب واعراض اور انکار سے دوچار ہونا پڑے گا۔ جس طرح آپؐ اہل مکہ کے ہاتھوں دوچار ہوئے تھے۔ کیونکہ ہم نور حق سے جس کو لے کر آپؐ مبعوث ہوئے تھے اس طرح روگردانی کر چکے ہیں۔ جس طرح قریش نے منہ پھیرا اور گمراہی کے گڑھے میں جا گرے تھے اور پھر آپؐ یقیناً یہ فیصلہ فرمائیں گے کہ (مسلمان) لوگ جس ڈگر پر چل رہے ہیں یہ میرا بتایا ہوا راستہ (دین) نہیں ہے۔ اور آخری زمانے کے جس مذہب کا طوق (مسلمانوں نے) اپنے گلے میں ڈال رکھا ہے وہ میرا مذہب نہیں ہوسکتا'' (دیوان شبیبی صفحہ ۱۰۷)

جناب محمد رضا شبیبی کا بیان حضرت زرتشت علیہ اسلام کے الہامی کلام فرسنک وساتیر صفحہ 189 آیت 31 کا ہو بہو خاکہ ہے، کہ محمد رسول الہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری زمانے کے اسلام کو ''اگر بائین گر نمائند نداندش'' شناخت نہ کر سکیں گے۔

۷۔ خواجہ محمد سلیمان تونسوی: اپنی تصنیف میں لکھتے ہیں کہ اگر بالفرض اس زمانے میں اصحاب نبی صلی اللہ علیہ سلم موجود ہوتے تو اس زمانے کے لوگوں کو کافر کہتے اس لئے کہ اس زمانے کے (مسلمان) لوگوں نے شریعت کی پیروی چھوڑ دی ہے''

(نافع السالکین صفحہ ۵۷)

۸۔ چوہدری افضل حق صاحب مفکر احرار لکھتے ہیں کہ'' اگر پہلی صدی کوئی مسلمان زندہ ہوکر موجودہ ہندوستان میں آئے تو وہ فوراً پکار اٹھے گا کہ یہاں اسی فیصدی مسلمان کافر ہیں۔ انہوں نے صرف سیاسی مقاصد کی خاطر اپنے آپ کو مسلمان کہلانا شروع کر دیا ہے'' (پاکستان اور اچھوت صفحہ ۱۹۔ از چوہدری فضل حق مفکر احرار) حوالہ ۷ تا ۸ احمدیہ گزٹ کینیڈا صفحہ ۲۴ تا ۴۵ ماہ نومبر ودسمبر ۲۰۰۳ سے ماخوذ ہیں)

۹۔ شاعر مشرق علامہ اقبال کی نظر میں مسلمان

'' وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود<br>تم مسلمان ہو جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود''

(بانگ درا صفحہ ۲۴۶)

۱۰۔ محمد باقر حسین شاذ۔ ایڈیٹر روزنامہ ساز دکن حیدرآباد۔ بھارت۔

'' الیکشن ۲۰۰۴ء)...... سارے ملک میں رائے دہندگان کو گمراہ کرنے کیلئے بڑے پیانوں پر مہم چلائی گئی۔ اور اس مقصد کے تحت اقلیتوں کے خود ساختہ رہنماؤں، مسلمان گماشتوں، موقعہ پرست دانش وروں۔ بے ضمیر شاعروں، نیم خواندہ مولویوں کے علاوہ درگاہوں کے درجنوں سجادہ نشینوں سے بھی کام لیا گیا۔ دلّی کے شاہی امام (بخاری) نے اپنا فرمان جاری کیا کہ مسلمان ضرور بی جے پی کو ووٹ دیں...... یہ پیشہ ور مذہبی قائدین مسلم سماج کا ایک دھبہ بن گئے ہیں...... یہ نہ مسلمانوں کے ہی خواہ ہیں بلکہ یہ لوگ روپیہ پیسہ اور عہدہ کے پجاری بن گئے ہیں...... یہ مولوی پکے منافق ہیں۔ اور ایمان ان کے گلے سے نیچے (نہیں) اترا'' چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی'' کے مصداق یہ مولوی ہوا کے رُخ پر چلتے ہیں...... ان بے غیرتوں بدقماش لوگوں کے چہروں پر شرمندگی کا کوئی نشان ہے...... ان افراد کے سیاہ کارناموں سے مسلم اقلیت ناواقف نہیں ہے...... اگر فاشزم کے تائیدی مولویوں اور اماموں کی آؤ بھگت کی جاتی رہی تو ملک میں مسلمانوں کے استحصال کو روکا نہیں جاسکے گا۔

(بحوالہ اخبار بدر جلد ۵۳ شمارہ ۲۷ صفحہ ۱۵ مورخہ ۶ جولائی ۲۰۰۴ء)

دنیا بھر کے سبھی مسلمان فرقے متعہ جیسی رسم کو قطعاً ناجائز اور حرام قرار دیتے ہیں لیکن اہل اہل تشیع کی کتب اسے جائز اور حلال اور بعض حالتوں میں غالی شیعہ اسے جہاد تک کا درجہ دیتے ہیں عام حالت یہ ہے کہ خاک پرستی، جیسے خاک کربلا کی ٹکیہ بنا کر اس پر سجدے کرنا۔ پیر پرستی، عناصر پرستی، مشاہیر پرستی قبر پرستی میں نجات اُخروی یقین کرتے ہیں۔ مسلمان پیروں فقیروں اور سادات کا نمازوں کی ادائیگی سے انکار۔ ان کا افیم، گانجا، نسوار کا بے دریغ استعمال، محافل رقص بزم موسیقی اور قوالی میں سرمستی ان کے اولیاءاللہ اور مقرب الٰہی ہونے کی علامت اور ثبوت خیال کیا جاتا ہے۔

راقم الحروف نے کئی ایسے بے نماز سیدوں۔ جاہل، پیروں ہمہ اوست صوفیوں کو قریب سے دیکھا ہے۔ جو خود تو تقویٰ کی راہوں سے ناآشنا ہیں مگر دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم امت محمدیہ کے گنہگاروں کو خدا تعالیٰ کے حضور اپنے نانا (حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کا واسطہ دے کر خود شفاعت کر کے جنت دلوا دیں گے۔ لہٰذا لوگوں کو امام مہدی عایہ السلام کے ماننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت زرتشت عایہ السلام کا الہامی کلام مسلمانوں کے حق میں پورا ہوا کہ'' درہم اُفتادو بدکارو آنچہ بزرگ ایشاں گفت نکند ...... فرمان پیغمبر خود رانشو ندو بدان کاربکند'' فرسنک دساتیر صفحہ ۱۹۲ آیت ۴۸۔

آج کے ماحول میں پوری دنیا میں ایک مسلمان کی عموی تصویر ایک ظالم جابر، خونخوار، بے رحم اور دہشت گرد جنگجو کے روپ میں ابھرتی ہے۔ جسے عوامی فتویٰ کی رُو سے اسلام سے کچھ سروکار نہیں۔ وہ ایک عیاش، شہوانی جذبات کا اسیر اور ایک حریص درندہ صفت انسان سمجھا جاتا ہے۔ دنیا میں کہیں بھی تخریب کاری توڑ پھوڑ، بم دھماکے ڈکیتی لوٹ مار۔ موتا موتی اور عصمت دری وغیرہ کے واقعات ہوں ان کے پیچھے عام طور پر مسلمان دہشت گردوں کا ہاتھ بتایا جاتا ہے۔

خود مسلمانوں میں روز بروز جدائی ودشمنی درآنہا افزوں شود'' سے ان کی بدتر حالت سے بدترین اور رُو بہ تنزل ہوتی جارہی ہے۔

حضرت زرتشت علیہ السلام نے ایسے ہی پر آشوب زمانہ اور قیامت خیز رذیل حالات کے وقوع پذیر ہونے پر حضرت مصلح آخرزمان کے ظہور کا مژدہ سنایا تھا کہ اگر زمانہ میں سے ایک دن بھی باقی ہوگا تو تیرے فارسی الاصل فرزندوں میں سے کسی کو کھڑا کروں گا۔ اور پیغمبری و سرداری تیرے فرزندوں میں سے نہیں اُٹھاؤں گا''۔

## ''ظہور زمانہ مصلح آخرزمانہ''

سرتاج انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تین صدیوں کو خیر القرون قرنی ثمہ الذین یلونھم ثمہ الذین یلونھم (بخاری) بہترین ومبارک زمانہ قرار دیا ہے اس کے بعد والی دس صدیوں کو فیج اعوج بادشاہت جبریہ اور گمراہی و بیدینی و ضلالت کا ہزار سالہ دور قرار دیا ہے (مشکوٰۃ)

ایسا ہی حضرت زرتشت علیہ السلام کے الہامی کلام کے عین مطابق مصلح آخرزمان کا ظہور مقدر تھا۔ جو ۱۲۹۰ھ ہجری سے شروع ہوتا ہے۔ اس مدت میں تیرہ سال سن نبوی (مکہ) والے ملا کر ۱۳۰۳ھ کے مابین مصلح آخرزماں احمد علیہ السلام کا ظہور لازمی طور پر ضروری قرار پاتا ہے۔

پس جب چودھویں صدی ہجری سر پر آگئی تو مذہبی دنیا میں ایک زبردست ہیجان برپا ہوا اور سبھی دھرموں اور قوموں نے خدا تعالیٰ سے اپنی دعاؤں کو انتہا تک پہنچا دیا۔ کہ خدا تعالیٰ مصلح آخرزماں کو زمانے کی بگڑی بنانے کیلئے جلد تر بھیج دے۔

''بیا اے امام صداقت شعار، کہ بگذشت از حد غم انتظار''

## ''مصلح آخرزماں کا ظہور اور صداقت کی علامات''

حضرت زرتشت علیہ السلام کی پیشگوئی میں مصلح آخرزمان کی صداقت کا بنیادی اور نہایت اہم نکتہ یہ بیان ہوا ہے کہ مصلح آخرزمان فارسی الاصل ہوگا۔ جیسا کہ فرمایا:۔

''پیغمبری وپیشوائی از فرزندان تو برنگیرم''

(فرسنگ دساتیر صفحہ ۱۹۳ آیت ۷۷)

## ''مصلح آخرزماں احمد علیہ السلام فارسی الاصل ہیں''

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ عایہ وسلم بزم صحابہ رضوان اللہ علیہم میں تشریف فرماتھے کہ صحابہؓ نے حضورؐ سے دریافت فرمایا کہ سورہ الجمعہ میں آخرین منھم ...... الخ سے کون لوگ مراد ہیں۔ مجلس میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فارسی بھی موجود تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمانؓ کے شانہ مبارک پر اپنا دست شفقت رکھا اور فرمایا

''لو کان الایمان معلق بالثریا......''

''اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے گا تو بھی حضرت سلمانؓ کی فارسی قوم میں سے ایک چند لوگ اسے واپس زمین پر لوٹا لائیں گے''۔

آنحضرت صلی اللہ عایہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ'' سلمان منا اہل البیت'' سلمانؓ (فارسی) ہم اہل بیت میں سے ہے۔ یہ روحانی قرابت کی تمثیل ہے۔ اہل اللہ اسی قرابت کی تمنا رکھتے ہیں تفصیل کے لئے دیکھئے۔ (سلسبیل صفحہ ۲۷۷ مصنفہ مرزا ابو الحسن الاصطفہانی۔ مطبوعہ ۱۳۱۲ ہجری بمبئی بھارت)

پس سارے جہانوں کے ساجھے، سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اُمتوں کو درست اور سچا راستہ دکھانے کیلئے فیصلہ فرما دیا کہ آخری زمانے میں ظہور پذیر ہونے والے امام مہدی مہدی موعود علیہ السلام فارسی الاصل ہوں گے۔ جیسا کہ حضرت زرتشت علیہ السلام نے پہلے سے خوشخبری دی تھی کہ اگر قیامت کبریٰ کے برپا ہونے میں ایک دن بھی باقی ہوگا تو بھی خدا تیرے فارسی الاصل فرزندوں میں سے مصلح آخرزماں کو کھڑا کر دے گا وہ ہستی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کی ہے۔

## فارسی الاصل

حضرت مرزا غلام احمد رئیس قادیان۔ مسیح موعود

مہدی آخرزمان کا خاندان مغل کہلاتا ہے۔آپ فارسی الاصل ہیں اقوام کی روایات اور اعتقادات کے مطابق مسیح موعود ابن مریم ومثیل شری کرشن جی اور امام مہدی آخر زماں اور موعود اقوام عالم ہیں۔ آپ نے 1290 ہجری میں خداوند کریم سے شرف مکالمہ مخاطبہ کا اور بعدہ مثیل کرشن۔مہدی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔

حضرت زرتشت علیہ السلام نے مصلح آخرزمان کو فارسی الاصل قرار دیا ہے (فرسنگ دساتیر صفحہ 193 آیت نمبر 77) اس بنیادی اور اہم نکتہ کے بارے میں حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

2۔میرے بزرگوں کے کاغذات سے جواب تک محفوظ ہیں۔ پتہ چلتا ہے کہ وہ اس ملک ہند میں ''سمرقند'' سے آئے تھے۔ان کے ساتھ قریباً دوسو آدمی ان کے توابع اور خدام اور اہل و اعیال میں سے تھے اور وہ ایک معزز رئیس کی حیثیت سے اس ملک میں داخل ہوئے''۔

(کتاب البریہ۔روحانی خزائن جلد۱۳۔صفحہ۱۶۲حاشیہ)

حضرت احمد علیہ السلام کی تحریر اور آپ کے خاندانی کاغذات سے ثابت ہے کہ آپ کے آباء اجداد سمرقند (ایران) سے ہندوستان آئے تھے''سمرقند'' کسی زمانہ میں ایران کے صوبہ''سوگ دیانہ'' کی راجدھانی تھا۔ لہٰذا یہ خاندان سمرقند (ایران) کے باشندے ہونے کے ناطے فارسی الاصل ہے۔

الف:۔سمرقند کے بارے میں انسائکلو پیڈیا برٹینکا میں لکھا ہوا موجود ہے کہ''شہنشاہ ایران فیروز شاہ پور کے زمانے میں سمرقند ایرانی سلطنت کی سرحدی ریاست سوگ دیانہ کا دارالخلافہ تھا۔(شہنشاہ فیروز شاہ ظہور السلام سے تقریباً تین سو سال پہلے گذرا ہے) اور سمرقند شہر سے سرحد کا فاصلہ ایک سو بیس کلومیٹر سے بھی زیادہ تھا اس حد تک ایرانی سلطنت بڑھی ہوئی تھی''

(انسائکلو پیڈیا برٹینکا۔جلد نمبر۵ زیر لفظ سمرقند)

(ب) **سوگ دیانہ:** شاہ ایران خسرو پرویز کے زمانہ میں بھی سوگ دیانہ ایرانی سلطنت کا حصہ تھا (خسرو پرویز بادشاہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایران پر حکمران تھا۔اور پھر یہ شہر سمرقند کئی سو سال تک ایران کا حصہ رہا''

(انسائیکلو پیڈیا برٹینکا جلد۵ زیر لفظ سمرقند)

## ملکی اور جغرافیائی حدود میں تبدیلی

انقلابات زمانہ کے باعث لوگوں کے نقل مکان کی وجہ سے ملکی اور جغرافیائی حدود میں تبدیلی ہو جایا کرتی ہے۔تواریخ میں آتا ہے کہ''ماوراء النہر مغلوں کا اصل وطن تھا(اکبر نامہ۔ بھارت کا اتہاس۔ حصہ دوئم۔ مرتبہ پنڈت ایشور پرساد اللہ آباد۔یوپی۔بی اے کورس الہ آباد بورڈ)

لفظ''مغل''ایشیا ہندوستان کے کالے اور ایشیاء کے دوسرے باشندوں میں فرق ظاہر کرنے کیلئے بولا جاتا تھا۔ ہر گورے رنگ کے شریف آدمی کو بلا امتیاز مغل کہا جاتا تھا India under Mohammadan Rule (مصنف مسٹر سٹینلے پول۔ مطبوعہ نئی نشر۔ ون لمیٹڈ لندن ایڈیشن 15 صفحہ 197 مطبوعہ 1936ء)

(الف) برصغیر ہند کی آزادی کے نتیجہ میں بنگلہ دیش، صوبہ سرحد بلوچستان، صوبہ سندھ اور مغربی پاکستان قدیم آرین کی ہند میں آمد سے لیکر 1947ء تک ہندوستان کے صوبے تھے۔ان کے باشندے اب بھی اپنی اصل کے لحاظ سے ہندوستانی ہیں۔

(ب) سمراٹ اشوک کے دور میں جب بودھ دھرم کا عروج ہوا۔اور پھر مہاراجہ چندر گپت کے دور حکومت میں بودھ دھرم ہندوستان میں زوال پذیر ہوا، تو ہزاروں ہندوستانی چین، برما، شرقی سیام، جنوبی انام کمبوڈیا، جاوا سماٹرا، بالی۔ بورنیو اور ملایا چلے گئے۔ وہ آج بھی اپنی اصل کے مدنظر ہندی نژاد ہونے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔(بھارتیہ سنسکرتی کی روپ ریکھا صفحہ 156)

ج۔دورہ حاضرہ میں کاروبار اور روزگار کے مدنظر ہزاروں بھارتیہ ہندوستان سے باہر دیگر ممالک امریکہ برطانیہ، کینڈا جرمنی وغیرہ میں جا بسے ہیں۔لیکن وہ اپنی اصل کے لحاظ سے ہندوستانی ہیں۔ ایسے لوگوں کو بھارتی نژاد امریکن کینڈین، افریقن وغیرہ کہا جاتا ہے پس اسی طرح ہندوستان میں آکر بس جانے والے احمد علیہ السلام کے مغل خاندان کو فارسی الاصل کہا جائے گا۔

خداوند تعالیٰ عالم الغیب ہے۔اس کا علم تمام زمانوں اور تمام جہانوں پر حاوی ہے۔اس نے مصلح آخرزمان امام مہدی علیہ السلام کو اپنی مقدس وحی میں بار بار ابنائے فارس کہہ کر خطاب فرمایا ہے۔جو عقیدت مندوں کیلئے حرف آخر اور دیگران کیلئے اتمام حجت ہے۔

مولوی محمد حسین بٹالوی جو حضرت مسیح موعود امام مہدی علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت سے پہلے تک قریبی دوست و آشنا تھے اپنے اخبار اشاعۃ السنۃ میں لکھتے ہیں:۔

'' مولف براہین احمدیہ قریشی نہیں بلکہ فارسی الاصل ہیں''(اشاعۃ السنۃ جلد۷ صفحہ۱۹۳)

پس لامحالہ اس بین حقیقت کو تسلیم کرنا ہی پڑے گا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصلح آخرزمان فارسی الاصل ہیں اور حضرت زرتشت علیہ السلام کی پیشگوئی بابت مصلح آخرزمان (گاتھا) آپ کیلئے ہی ہے۔جو آپ کے ظہور سے پوری ہوئی۔

## مصلح آخرزمان امام مہدی احمد علیہ السلام کا ظہور اور دعوت حق

حضرت زرتشت علیہ السلام کی بیان فرمودہ پیشگوئیوں کی تمام باتیں عالم اسلام اور خاص کر مسلمانان ایران کے حق میں پوری ہو گئی ہیں۔اور کل یگ اور چودھویں صدی سر پر آگئی تو خداوند کریم نے اپنے وعدہ''اگر مائدہ یکدم از مہین چرخ، انگرم کسان تو کنے''اپنی شفقت و رحمت سے فارسی الاصل حضرت احمد علیہ السلام کو قادیان کی پاک بستی میں مبعوث فرمایا۔آپ نے قوم کو دعوت حق دیتے ہوئے فرمایا۔

یایھا الناس انی انا المسیح المحمدی واحمد المھدیؑ (خطبہ الہامیہ)

یعنی اے لوگو! میں ہی مسیح محمدی ہوں اور میں ہی احمد مہدی ہوں۔

''خدا تعالیٰ نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کیلئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے۔ایسا ہی میں ہندوؤں کیلئے بطور اوتار کے ہوں...... میں ان گناہوں کے دور کرنے کیلئے جن سے زمین پر ہو گئی ہے۔جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں۔ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں...... خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ (کل یگ) میں اس (کرشن) کا اوتار یعنی بروز پیدا کرے۔سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا''

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ۳۳ صفحہ۳۳) تحفہ گولڑویہ۔

3۔جعلناك مسيح ابن مريم ہم نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا ہے (ازالہ اوہام صفحہ۶۳۲)

4''میں قرآن اور حدیث اور پہلی کتب کی پیشگوئیوں کی رو سے اور تمام اہل کشف کی شہادتوں کی رو سے چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوا ہوں''

(تحفہ گولڑویہ صفحہ۱۳۴)

۵۔الف: حضرت زرتشت کے کلام میں کہا گیا تھا کہ وازواں چہ پرسید در پانخ فرونہ ماند ساسان اوّل بنامہ شت وخشور آیت ۵۰تا۵۴)

حضرت امام مہدی علیہ السلام نے بڑے جلال کے ساتھ فرمایا''میری روح ہلاک ہونے والی نہیں اور میری سرزشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے کہ جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں...... خدا تعالیٰ اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا''(انوار السلام صفحہ۲۱)

(ب)''خدا تعالیٰ نے مجھے تمام مخالفین ملزم اور لاجواب کرنے کیلئے مجھے پیش کیا ہے۔اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ ہندوؤں اور عیسائیوں اور سکھوں میں سے کوئی ایک بھی نہیں۔جو آسمانی نشانوں اور قبولیتوں اور برکتوں میں میرا مقابلہ کرسکے''

(تریاق القلوب صفحہ۵۴)

## امام زمان کون ہے

کل یگ اپنی تمام اقسام کی برائیوں کے ساتھ دنیا کے تمام مذاہب اور تمام انسانوں پر چھا چکا ہے جملہ مذاہب بمعہ مسلمانوں کے اپنی حقیقت سے دور چلے گئے۔لیکن بے بسی کے عالم میں سب کی پکار یہی تھی کہ مصلح آخرزمان کا جلد ظہور ہونا چاہئے۔حضرت زرتشت کی پیشگوئی کہ دنیا کا نجات دہندہ مصلح آخر زمان کب ظہور کرے گا، جو سنسار کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو منجدھار سے بچا کر پار لگائے گا۔

اس بنیادی مسئلہ کا حل مہدی برحق نے فرماتے ہوئے کہا کہ

(1)''سو میں اس وقت بے ڈھرک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ امام زماں میں ہوں......

(2)سو وہ حکم میں ہوں۔میں روحانی طور پر کسر صلیب کے لئے نیز اختلافات کے دور کرنے کیلئے بھیجا گیا ہوں'' (ضرورۃ الامام صفحہ۴۲)

3۔''میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظلّ کے طور پر عربی بلاغت و فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں۔کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

4۔''میں غیبی اخبار کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کرسکے''ضرورۃ الامام صفحہ۴۳ یہ فیصلہ کن دعاوی حضرت زرتشت نبی کی اس پیشگوئی کے عمل رنگ میں ترجمان ہیں۔جو حضرت ساسان اول کے نامہ شت وخشور آیات نمبر۵۰ تا۵۴ فرسنگ دساتیر میں موجود ہیں کہ''آنچہ او کند دیگرے نتواند''۔

حضرت امام مہدی آخرزمان نے اپنی تصانیف میں خداوند کریم کی طرف سے بتائے ہوئے امور غیبیہ اور نشانات کا ذکر فرمایا ہے جو حضور علیہ السلام کی حیات طیبہ میں ظہور پذیر ہوئے۔اور بکثرت ایسے اعجازی نشانات پورے ہو رہے ہیں اور ہزاروں مستور ہیں جو اپنے وقت پر ظہور پذیر ہوں گے۔حقیقۃ الوحی اور دیگر ضخیم کتب میں ظہور پذیر ہونے والے سینکڑوں اعجازی نشانات مذکور ہیں۔

حضرت زرتشت نبی کی یہ پیشگوئی آخری زمانہ کے امام احمد مہدی علیہ السلام کے حق میں بڑی آب و تاب سے پوری ہوئی ہے۔

''صداقت احمدؑ کے ناقابل تردید تعبیر و تاویل نشانات (گاتھا)''

## نشان اوّل

گاتھا میں مصلح آخرزماں کی صداقت کے تین بین ناقابل انکار و تردید و تاویل اور فیصلہ کن نشان موجود ہیں۔اتمام حجت کے لئے ان نشانات کا قدرے وضاحت سے ذکر کیا جاتا ہے حضرت زرتشت علیہ السلام نے فرمایا:۔

''جب تم آسمان پر انسان اڑتے دیکھو تو سمجھ لو کہ مصلح آخرزمان (مثیل بہرام کا ظہور ہو چکا......'')

## پیشگوئی کا ظہور

قدیم زمانوں میں انسانوں کا آسمانوں میں اڑنا عقل سے بعید اور ناممکن سمجھا جاتا تھا لیکن آج کے دور انکشافات اور اکتشافات میں انسان آسمان پر اڑتے دیکھے جاسکتے ہیں۔ ہماری خلا و فضا میں مسافر ہوائی جہاز جن میں ہزاروں انسان روزانہ بمعہ سامان سفر کرتے ہیں۔ انکے علاوہ چھوٹے بڑے مال بردار ہوائی جہاز بجلی کا پٹروں میں انسان اڑتے ہوئے نظر

آسکتے ہیں۔ جو چند گھنٹوں میں بھارت سے امریکہ وغیرہ نئی دنیا میں پہنچ جاتے ہیں۔ مصنوعی سیاروں اور سکائی لیبز کے ذریعہ انسان اڑ رہے ہیں یہ ایک ایسی حقیقت ہیکہ اس کا انکار نہیں ہوسکتا ہے۔

## نشان دوئم

دین زرتشت کی قدیم کتاب گاتھا میں امام مہدیؑ آخر زمان کی صداقت کا دوسرا نا قابل انکار نشان یہ بتلایا گیا ہے کہ اس کے دور مسعود میں ”گاڑیاں بغیر گھوڑوں کے چلا کریں گی“

پرانے زمانوں میں ملکی ماحول اور حالات کے مدنظر انسان پیدل اور دیسی سواریوں پر سفر کیا کرتے تھے۔ عام طور پر قافلوں کی صورت میں تھے۔ سفر طے ہوا کرتے تھے۔ سواری اور بار برداری کیلئے بیل گاڑی شتر گاڑی۔ گدھا۔ گھوڑا گاڑی وغیرہ کا عام رواج تھا۔ اس کے علاوہ نقل وحمل وحرکت کیلئے شتر وناقہ۔ گھوڑے گدھے بیل، بھینس، خچر وغیرہ جانوروں کی ڈیٹھیں بھی استعمال میں لائی جاتی تھیں۔

حضرت امام مہدی احمد علیہ السلام کے دور میں ذرائع رسل ورسائل ونقل وحرکت اور بار برداری کے نئے نئے طریقے نکل آئے۔ قدیم نظام گھوڑا گاڑی و بیل گاڑی کی جگہ ٹرین بس۔ موٹر، ٹرک میٹاڈور۔ میٹرو ریلوے سائیکل سکوٹر۔ بحری جہاز، ہوائی جہاز وغیرہ نے لے لی ہے پیغام رسانی کیلئے نئے طریقوں اور ایجادوں نے لے لی ہے اور پرانے نظام ڈاک کو بھلا دیا ہے۔

قرآن مجید نے چودہ سو سال پہلے ایسی نئی نئی سواریوں کی خبر دی تھی اور ابھی مزید نئی قسم کی سواریوں کی خبر بھی قرآن مجید میں موجود ہے۔ جن کے منصہٴ مشہود پر آنے سے آج کا ترقی پذیر نظام اس کے سامنے پرانا معلوم ہوگا۔ بہرحال آج کے دور میں گاڑیاں بغیر گھوڑوں کے چل رہی ہیں یہ ایک ایسی درخشاں حقیقت ہے کہ بڑے بڑے علماء سے لیکر چھوٹے ملاں تک دہریہ سے لیکر خدا رسیدہ تک اس سچائی کے معترف ہیں۔ ایک دہریہ خدا تعالیٰ کا اور ایک ملاں امام مہدی احمد علیہ السلام کا انکار تو کرسکتا ہے مگر اس سچائی کا انکار ہرگز نہیں کرسکتا کہ گاڑیاں بغیر گھوڑوں کے چل رہی ہیں۔ کیونکہ یہ سواریاں آج کے دور میں انسانی زندگی کا لاینفک حصہ بن چکی ہیں۔ دنیا کے بڑے بڑے شہروں میں میلوں میل تک موٹروں کاروں میٹاڈوروں وغیرہ کا لہراتا ہوا تھرکتا ہوا سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہوا نظر آتا ہے۔ حضرت زرتشت علیہ السلام نے احمد علیہ السلام کی صداقت کا کھلا صاف نشان بتایا تھا،

## نشان سوئم

مصلح آخر زمان حضرت احمد علیہ السلام کی صداقت کا تیسرا نا قابل تردید نشان گاتھا میں یہ دیا گیا ہے۔ کہ ”چراغ بغیر تیل کے روشن ہوا کریں گے“۔

حضرت زرتشت علیہ السلام اور پرانے زمانے میں روشنی وغیرہ کیلئے مٹی کے دیئے اور چراغ وغیرہ تیل جلا کر روشن کئے جاتے تھے۔ اُن زمانوں میں ساری دنیا تیل سے روشن ہونے والے چراغوں کے بغیر تاریکی میں ڈوبی رہتی تھی۔ بجلی کی ایجاد تک دنیا پر تاریکی کا راج تھا۔ صرف مختلف قسم کے تیلوں سے روشن ہونے والے چراغ ہی زندگی کی علامت تھے،

سیدنا حضرت احمد علیہ السلام مصلح آخر زمان کا دور انکشافات کا دور ہے اسی دور کی دو تین صدیوں سے سائنس اور نت نئی کھوجوں کا سہارا لیکر انسان نے بھاری ترقی کی ہے۔ آج لاکھوں انسان ہوا میں اڑتے ہیں کروڑوں لوگ تیز رفتار گاڑیوں۔ موٹر گاڑیوں اور کاروں میں سفر کرتے ہیں۔ کروڑوں ٹیلی فون پر دور دراز کے مقامات تک لمحوں میں بات کرتے ہوئے کسی بھی واقعہ کو چند لمحوں میں انٹرنیٹ پر پیغامات کا لین دین کرتے اور چند منٹوں میں ہزاروں میں سے دور اپنے ٹیلیویژن سٹوں میں دیکھتے ہیں“۔

بجلی نے تو انسانی زندگی میں ایک انقلاب لا دیا ہے۔ آج گھر گھر میں بجلی ہے چراغ یا مٹی کے تیل کے لیپ گزرے زمانے کی باتیں ہوگئی ہیں“

(اخبار ہند سماچار جالندھر جلد ۵۷۔ صفحہ ۲ مورخہ ۴ جولائی 2004ء اتوار۔ اداریہ)

......” آج انسان لاکھوں میل دور واقع چاند پر چہل قدمی کر آیا ہے۔ آج ہمارے پاس لاکھوں کروڑوں میل دور واقع گرہوں (اجرام فلکی) نکھشتروں ستاروں اور کہکشاؤں کے بارے میں جانکاری' معلومات اور ان کے نقشے ہیں۔

(ہند سماچار 4 جولائی 2004)

آج سارا عالم بجلی کی روشنی سے بقعہٴ نور بن گیا ہے۔ شاہی محلات سے لیکر غریب کا جھونپڑا روشنی سے جگمگا رہا ہے کل' کارخانے' صنعتی یونٹ' ملیں، ریلوے نظام، نظام آبپاشی، ہر قسم کا ہوائی جہاز سسٹم، بحری جہاز، جملہ دفاتر، کرہٴ ارض کی فضاء سمندروں کا پاتال پہاڑوں کی فلک بوس چوٹیاں روشنی سے منور ہو رہے ہیں۔ مسجد، مندر، شوالے، گوردوارے، گرجے، کلسیا، کلیسیا مٹھ، سبھی معابد روشن ہیں۔ چراغ کی روشنی کی اب ضرورت باقی نہیں رہی ہے۔

غرضیکہ گاتھا میں بیان فرمودہ حضرت زرتشت نبی کی جملہ پیشگوئیاں پوری ہوچکی ہیں۔

☆۔ انسان ہوا میں اڑ رہے ہیں

☆۔ چراغ بغیر تیل کے روشن ہو رہے ہیں

☆۔ گاڑیاں بغیر گھوڑوں کے چل رہی ہیں

☆۔ مصلح آخر زمان فارسی الاصل احمد علیہ السلام کا ایک صدی سے ظہور ہو چکا ہے کوئی بھی عقلمند سنجیدہ مزاج، خدا ترس، غیر متعصب، نجات کا طالب انسان حضرت امام مہدی احمد علیہ السلام امام آخر زمان کا انکار نہیں کرسکتا۔ کیا ہی خوش قسمت ہے وہ جو فارسی الاصل مصلح آخر زمان کا دامن مضبوطی سے پکڑ لے۔

خیر اُمت محمدیہ کو تو سردار ہفت اقلیم نے تاکیدی حکم دیا ہے کہ:۔

فاذا رأيتموه فبايعوه ولو حبوا على الثلج فانه خليفة الله المهدى

ابوداؤد جلد ۲ باب خروج المهدى۔

اے مسلمانو! پس جب تم مہدی موعود علیہ السلام کو پاؤ تو اس کی فوراً بیعت کرو، اگرچہ آپ لوگوں کو گھٹنوں کے بل چل کر برف وکنکروں کے دشوار گذار راستوں سے ہو کر اس کے پاس جانا پڑے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کا خلیفہ ہے اور اس کی طرف سے مہدی بنا کر بھیجا گیا ہے“

پس جب تم امام مہدی علیہ السلام کو دیکھو تو میرا اسے السلام علیکم پہنچا دو۔ (ابوداؤد۔ جلد ۲ باب خروج المہدی) پس اے خدا کے بندو!

### ایک اہم نکتہ

پیشگوئی مصلح آخر زمان امام مہدی احمد علیہ السلام کی سچائی کے بارے میں تفصیلات سامنے آچکی ہیں جو دین زرتشت کی مذہبی مقدس کتب گاتھا اور فرسنگ وساتیر میں آج کے دور کے انسانوں کے لئے محفوظ چلی آرہی ہیں۔ ان میں ایک نکتہ یہ بھی سامنے آیا ہے کہ:

۱۔ آج سے لاکھوں سال قبل دین زرتشت کی مذہبی مقدس کتب میں نہایت تاکید سے لکھا گیا ہے کہ مصلح آخر زمان فارسی الاصل لوگوں میں سے مبعوث ہوگا۔

۲۔ بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی فرمان ہے کہ آخری زمانے کا مصلح امام مہدی احمد علیہ السلام فارسی الاصل حضرت سلیمان“ فارسی کی فارسی قوم میں مبعوث ہوگا۔

۳۔ کلجگ اور آخری زمانے میں مبعوث ہونے والے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام دعویٰ دار مہدویت نے اپنی اصل کے لحاظ سے اپنے آپ کو فارسی الاصل ثابت کیا ہے۔

منصوبہ حضرت زرتشت نبی اور حضرت رسول کریمؐ کے مابین ہزاروں برسوں کا اور آنحضرتؐ اور مرزا احمد علیہ السلام کے مابین چودہ سو سال کا درمیانی وقفہ حائل ہے۔ کسی تاریخ، روایت اور مذہبی کتاب سے یہ امر ثابت نہیں ہے کہ ان تین عظیم المرتبت نبیوں نے حضرت مرزا احمد علیہ السلام کی صداقت کیلئے اکٹھے بیٹھ کر یہ منصوبہ بنایا ہو کہ آخری زمانے کا سدھارک فارسی الاصل احمد قادیانی ہوگا۔

پس تمام اقوامِ عالم اور مذہبی گروہوں کا فرض ہے کہ وہ صرف حضرت احمد علیہ السلام قادیانی کو مصلح آخر زمان تسلیم کرلیں۔ تمام اقوام عالم اپنے اپنے عقائد و روایات کے مطابق آخری زمانہ کے سدھارک کو اپنی اپنی قوم میں مبعوث ہونے کا جو عقیدہ رکھتی ہیں اور اپنی مذہبی کتب میں ایسا تذکرہ پاتی ہیں۔ مہاتما بھولا ناتھ جی الہ آباد کے فیصلہ کے مطابق یہی تاویل وتعبیر کریں کہ مصلح آخر زماں کلکی اوتار اور مہدی آخر زمان ایک ہی وجود ہے (رسالہ ست یگ ستمبر 1941 الہ آباد یوپی) جو فارسی الاصل احمد علیہ السلام امن وشانتی کا اوتار ہے وہ ساری دنیا کے لوگوں کو ایک دین واحد اسلام پر جمع کرنے آئے ہیں۔ تاکہ ساری دنیا کے لوگوں کو ایک خدا ایک قرآن ایک رسول ایک کلمہ ایک کعبہ وایک قبلہ کی عظمت پر جمع کرسکیں۔ جس کے نتیجہ میں ساری دنیا امن وشانتی کا گہوارہ اور جنت نظر معاشرہ بن جائے۔ آمین۔

مقصد حیات ہے کیا وصل خدائے رحمان
ملتا بے دام ہے یہ موعود کی گلی میں
جنت کے در کھلے ہیں دعوت ہے عام لیکن
بوئے وفا ہو پنہاں دل کی کلی کلی میں

## قائدین مجالس کیلئے ضروری اعلان

جیسا کہ آپ سب نے سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظام وصیت کے تعلق سے اہم ترین ہدایت ایم ٹی اے کے ذریعہ معلوم کرلی ہے۔ جس میں حضور نے اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کو نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک فرمائی ہے۔ حضور انور کی اس ہدایت کی روشنی میں آپ فوری طور پر اپنی مجلس کے جملہ اراکین کا جائزہ لیں اور ان اراکین کو پرزور تحریک کریں مؤثر رنگ میں سمجھائیں کہ وہ بھی جلد از جلد وصیت کے بابرکت آسمانی نظام میں شمولیت کی سعادت پائیں آئندہ ہر ماہ اپنی ماہانہ رپورٹ کے ساتھ اس بات کا بھی ذکر ضرور کریں کہ دورانِ ماہ کتنے نئے اراکین نظام وصیت میں شامل ہوئے اور موصی اراکین کی تعداد کی معین اطلاع دی جائے۔

اس تعلق میں یہ بھی عرض ہے کہ جماعتی انتظامیہ کے تعاون سے کتاب ”الوصیت“ کو درس کی صورت میں پڑھانے کا بھی مساجد میں انتظام ہو اور اس کے اہم نکات بار بار احباب کے ذہنوں میں مستحضر کئے جائیں اور اجلاسات عامہ میں بھی اس عظیم الشان نظام کی اہمیت سے خدام کو روشناس کیا جائے اور اُن کی اس سلسلہ میں ہر ممکن راہ نمائی کی جائے۔ دعاؤں کے ساتھ کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کی خواہش اور ہدایت کے مطابق زیادہ سے زیادہ اراکین کو اس بابرکت نظام” آسمانی نظام“ وصیت میں شامل ہونے کی اپنے فضل سے توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اس سلسلہ میں ایک ماہ کے اندر اپنی رپورٹ بھجوائیں۔

(محمد نسیم خان صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

# پاکستان میں مذہبی انتہاء پسندی کا نقطہ آغاز اور نتائج

**اسلامی انتہاء پسندوں کے تختہ مشق کی ابتداء مذہبی بے اعتدالیاں تھیں۔لیکن بعدازاں ہرقسم کے سیاسی مسائل کا بھی احاطہ کرلیا۔سب سے پہلے ان مذہبی گروہوں نے فرقہ احمدیہ کوغیر مسلم قراردلوانے کیلئے ایک لمبے عرصہ پرمحیط مہم کا آغاز کیا۔آخرکاراس مطالبے کومذہبی عدم رواداری کے بےشمار گھناؤنے واقعات کے بعدآئینی طور پرمنظور کرلیا گیا۔**

۳۰ جولائی ۲۰۰۴ء کونامزدوزیراعظم شوکت عزیز پر بے باکانہ خودکش حملہ کوئی الگ تھلگ واقعہ نہ تھا۔اسے پچھلے سالوں میں پے بہ پے واقعات کے حصے کے طور پر دیکھا جانا چاہئے۔ان واقعات میں بھانت بھانت کے اسلامی انتہاء پسندایک ہلاکت آفریں قوت کے طور پر اُبھرے ہیں۔فی الواقعہ اسلامی بنیاد پرستی اورانتہاء پسندی کے دھماکہ خیز ملغوبہ سے پیدا ہونے والے عناصر نے ۱۹۸۰ء کی دہائی میں افغانستان میں روس کے خلاف جہاد، فلسطینیوں کی انتفادہ INTIFADAاسی طرح ۱۹۹۰ء کی دہائی میں کشمیر میں بیداری اور ۲۰۰۳ء میں امریکہ کے عراق پر دھاوے سے بے پناہ زور پکڑلیا ہے۔

اسلامی انتہاپسندی کی بنیادی وجوہ قومی اور عالمی ہیں۔تاہم چند جہتوں میں ان کی حدود باہم مل گئی ہیں۔جن سے اور بھی پیچیدہ صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔انتہاء پسندوں نے ایک طرف تو آپنے آپ کو بہتر طور پرمنظم کرلیا ہےاس کے برعکس ان کے مقابلے کیلئے حکومتوں کی نا اہلی سامنے آئی ہے۔ایک دوسرا عنصران کی سرگرمیوں کے معاملے میں عوام کی بے حسی بھی ہے۔ہم پاکستان کی صورت حال کوسب سے پہلے سامنے رکھتے ہیں۔اس بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ یہاں اسلامی عسکریت کی بے پناہ افزائش جو مذہبی مدرسوں کی صورت میں اورفرقہ وارانہ مذہبی پارٹیوں کی یلغار کے باعث ہے۔ بالخصوص صدر ضیاء الحق کے ۱۹۸۰ء میں امریکہ اور دیگر عناصر کی شہ اور مدد سے کئے جانے والے فیصلے سے ہوا۔جس کے تحت افغانستان میں اسلامی باغیوں کونہ صرف تربیت دی گئی بلکہ مسلح کیا گیا۔اسی پالیسی کی بدولت وقتی طور پر روسیوں کوانخلاء پرمجبور کردیا گیا۔لیکن مستقلاً ایک خودساختہ آفت کھڑی کرلی گئی۔ جونہ صرف اپنے مزعومہ دشمنوں کوتباہ کرنے کیلئے تلی کھڑی ہے بلکہ اس کے بنانے والے بھی اس کے شر سے محفوظ نہیں ہیں۔

۱۹۴۷ء کے بعد کی دودہائیوں میں پاکستان کسی حد تک ایک مستحکم اور روادار معاشرہ تھا۔مسلمانوں میں بمشکل فرقہ واریت اور شیعہ سنی کشیدگی تھی۔ مذہبی اقلیتیں نسبتاً پرامن حالات میں رہ رہی تھیں۔مثال کے طور پر عیسائی اقلیتیں نسبتاً پرامن حالات میں رہ رہی تھیں۔مثال کے طور پر عیسائی مشنری اداروں میں (جونوآبادیاتی دور سے ورثے میں پائے گئے تھے) مسلمان طلباء کی ایک بھاری تعداد ہوئی تھی جو معیاری تعلیم مہیا کررہے تھے۔

لیکن یہ سارا منظر نامہ مختلف رنگوں میں اسلامی بنیاد پرستوں کے فروغ سے بدل گیا۔اس میں شک نہیں کہ پاکستان کی اکثریت انتہاء پسندوں کے خیالات سے اتفاق نہیں کرتی۔لیکن ماضی کے واقعات پر جب نظرڈالی جاتی ہےتو کہا جاسکتا ہے کہ ان کا یہ گناہ تو ہے ہی کہ انہوں نے ان ناری صفت فتنہ پرازوں کو مرکزی کردار ادا کرنے کی اجازت دیئے رکھی۔ انہوں نے ان نیم خواندہ ملاؤں جوفرقہ وارانہ منافرت کواگلتے تھے کی حیثیت کے بارے میں کبھی کوئی سوال نہ اٹھایا۔جس سے ملاں لوگ اپنے جمعہ کے خطبات میں زیادہ سے زیادہ اشتعال انگیز باتیں کرتے رہے اورانہوں نے ناپختہ ذہنوں کوخوب خوب ورغلایا۔

اسلامی انتہاء پسندوں کے تختہ مشق کی ابتداء مذہبی بے اعتدالیاں تھیں۔لیکن بعدازاں ہرقسم کے سیاسی مسائل کا بھی احاطہ کرلیا۔سب سے پہلے ان مذہبی گروہوں نے فرقہ احمدیہ کوغیرمسلم قراردلوانے کیلئے ایک لمبے عرصہ پرمحیط مہم کا آغاز کیا۔آخرکاراس مطالبے کومذہبی عدم رواداری کے بے شمار گھناؤنے واقعات کے بعد آئینی طور پرمنظور کرلیا گیا۔

سیاسی نظریہ ضرورت کے تحت بھٹوحکومت (جو بہ زعم خودترقی پسند کہلاتی تھی) نے ۱۹۷۴ء میں اس مسئلہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تسلیم کرلیا۔

اب تو مذہبی عدم رواداری کی ایک ''عمدہ مثال'' قائم ہوچکی تھی۔ بہت سی مذہبی جماعتیں جیسے جماعت اسلامی اورجمیعت علماء اسلام پہلے سے بھی زیادہ فعال ہوگئیں۔تینوں میں دیوبندی اور بریلوی مکتبہ فکر کے اختلافات کچھ اور تیز ہوگئے۔لیکن ان سے بھی بدتر مسلمانوں کی فرقہ وارانہ تفریق میں بے حد شدت پیدا ہوئی توسنی مکتبہ فکر میں سپاہ صحابہ اورلشکر جھنگوی اورشیعہ مکتبہ فکر میں بھی ان جیسی ہی تنظیمیں پیدا ہوئیں۔

ان تنظیموں میں قدرمشترک شدت پروپیگنڈا کی جدوجہد اپنے پیروکاروں کی انتہائی ذہنی صفائی،عسکری تربیت چوری چھپے سیاسی سرگرمیاں اورجھوٹے دعوؤں کی بنیاد پر مذہبی جذبات کو بھڑکانا کہ صرف وہ ہی اسلام کے اصلی محافظ ہیں اور دوسرے گروہ کسی نہ کسی وجہ سے خلاف اسلام ہیں مخالف فرقوں پرکفروارتداد کے الزامات لگانا اورمخالفوں کوقتل کرنا ان گروہوں نے عقیدہ کی تکمیل کی ضرورت بتایا۔ دہشت گردی کے واقعات کے بدلے میں دہشت گردی کے متعدد واقعات رونما ہوئے ہیں۔جن میں ان مذہبی فرقہ وارانہ گروہوں کے بہت سے لیڈر جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

ان قومی جہتوں کے علاوہ اسلامی انتہاء پسندی کی ایک عالمی جہت بھی ہے۔۱۹۸۰ء میں روس کے قبضے کے خلاف افغان جہاد نے کچھ پاکستانی مذہبی گروہوں کوعسکریت کے رنگ سے رنگین کردیا ہے۔حکومت اور عالمی برادری افغانستان میں روسی مداخلت کے خلاف تھی۔ پاکستان نے بھی اسے اپنی قومی سلامتی کیلئے خطرے کے طور پر دیکھا۔اس کے نتیجے میں اسلحہ وبارود آسانی سے ملنے لگ گیا۔یہاں تک کہ ان مذہبی عناصر کوفوجی تربیت دی جاتی تھی جو روس کے خلاف افغانستان میں جہاد کے لئے جانے کے لئے تیار ہوتے تھے۔

اس طرح پاکستان، امریکہ اور ایران نے عرب عسکریت پسندوں جیسے اسامہ بن لادن (جوافغانستان میں جہاد کے لئے شامل ہونے کیلئے پہنچے) کوخوش آمدید کہا۔اُس وقت یہ محسوس نہ کیا گیا کہ جواسلحہ اور تربیت ان بنیاد پرستوں کوروسیوں کے خلاف جنگ لڑنے کیلئے دی جارہی ہے وہ ان اعتدال پسند حکومتوں کے خلاف بھی استعمال ہوسکتی ہے۔ جو انتہاپسندانہ خیالات نہیں رکھتی ہیں بعد میں واقعتاً ایسا ہی ہوا۔

اس عرصے میں ایران میں اسلامی انقلاب کے آنے سے پاکستان میں شیعہ سنی فرقہ وارانہ کشیدگی نے جنم لیا۔اطلاعیں تھیں کہ اہل تشیع کوایران سے مدد ملتی ہے اوراہل سنت و الجماعت کوخلیجی ممالک سے مدد حاصل ہے۔ یہ کشیدگیاں اکثر دہشت گردی کے واقعات میں بدلتی رہیں۔ان قومی اور عالمی عناصر کے ملنے سے پاکستان میں۱۹۸۰ء کی دہائی سےفرقہ وارانہ تشدد کے دہشت ناک واقعات نے ناک میں دم کر رکھا ہے۔

پھر۱۹۹۰ء کی دہائی میں جب سے بنیاد پرست طالبان نے افغانستان کی حکومت پر قبضہ کیاتو اس نے یہ اتفاق کیا کہ وہ اسامہ بن لادن (جوافغان جہاد کا بڑا تجربہ رکھتے ہیں جنہوں نے دہشت گردوں کی ایک تنظیم القاعدہ بھی بنائی ہوئی ہے) کو پناہ دیں گے۔ پاکستان کے بہت سے اسلامی گروپوں مثلاً لشکر جھنگوی وغیرہ نے افغانستان کوایک محفوظ جنت پایا ہے۔جہاں انہیں سبوتاژ کرنے کی تربیت دی جاتی ہے

فن لشکر کشی کی وجوہات کی بناء پر پاکستان نے فیصلہ کیا کہ وہ طالبان کی حکومت کا ساتھ دے گا،اس امید پر کہ اس کے مغربی حلیف اس کے ساتھ رہیں گے نسلی اعتبار سے بھی طالبان کا بہت بڑا حصہ پختونوں پر مشتمل ہے جوکہ پاکستان سے ملحق سرحد کی آبادی سے ملتا جلتا ہے۔

اس حکمت عملی اورسیاسی سوچ کے علاوہ یہ یقین کیا جاتا ہے کہ پاکستان کی فوج میں کچھ بنیاد پرست عناصر ہیں جو ضیاء حکومت کی باقیات ہیں۔جن کی طالبان حکومت سے پرانی جذباتی ونظریاتی وابستگی ہے۔

۱۹۹۰ء کی دہائی تک سیاسی دہشت گردی دنیا کے بہت سے ممالک میں ایک مضبوط عنصر کے طور پرابھری ہے۔جس میں یورپ،شمال امریکہ اورسری لنکا شامل ہیں۔ جہاں پہلی بارتامل ٹائیگرز نے خودکش بمباری کو بطور تباہ کن ہتھیار کے استعمال کیا تھا۔فلسطینیوں نے اس ہتھکنڈے کو بعد میں استعمال کیا تھا۔القاعدہ نے خودکش بمباری کو نیویارک اور واشنگٹن پر ۱۱/۹ کے حملوں کے بعد عالمی اہمیت دے دی ہے۔تب سے خود کش بمباری اسلامی انتہاء پسندی کا ٹریڈ مارک بن گیا ہے۔اس کا عراق میں۲۰۰۳ء کے امریکی قبضے کے بعد سے وسیع پیمانے پراستعمال ہوا ہے۔

جہاں تک القاعدہ کا تعلق ہےاس کی جڑیں سعودی عرب اور یمن سے پیوستہ ہیں۔ یہ انتہاپسندی سنی وہابیوں کی ایک تنظیم ہے جنہوں نے امریکی فوج کو جزیرہ نما عرب کی مقدس سرزمین سے نکالنے کے مقصد سے ابتداء کی تھی۔لیکن القاعدہ کے امریکہ مخالف جنون نے فلسطینیوں پر اسرائیل (جسے امریکہ کی مدد حاصل ہے) کے ساتھ سالم ناانصافیوں کی وجہ سے جلتی پرتیل کا کام کیا ہے۔اگر ہم اس پرنظر ڈالیں تو القاعدہ کے اکثر حملے امریکی ٹارگٹ پر ہی ہوئے ہیں۔لیکن ۲۰۰۱ء میں طالبان کی حکومت ٹوٹنے کے بعد سے اور امریکہ کے عراق پر ۲۰۰۳ء میں حملے سے القاعدہ نے سعودی عرب کی شہنشاہیت اور پاکستان کی مشرف حکومت کے خلاف حملے شروع کردیئے ہیں۔اس طرح ترکی اور اُردن جو القاعدہ کے نزدیک امریکہ کے حمایتی ہیں القاعدہ کی زد میں ہیں۔

اس کے علاوہ القاعدہ نے انڈونیشیاء فلپائن، سپین،اوردیگر مقامات کواپنے نشانے پر رکھا ہوا ہے۔

القاعدہ کے ارکان نے عزم بالجزم کررکھا ہے جسے وہ مقدس مقصد اور شہادت سے سرشار جذبے کا نام دیتے ہیں۔ یہی ذہنیت پا ن کے مذہبی جنونی اسلامی گروپوں میں پائی جاتی ہے۔جن میں سے بعض کے بظاہر القاعدہ سے روابط ہیں۔ اُن کے ممبران ظاہروباہر یہ یقین رکھتے ہیں خودکش بمباری کے علاوہ وہ دوسری دہشت گردی اورسبوتاژ کی کاروائیوں میں لگے ہوئے ہیں۔جن میں بچوں کا اغواء قیدیوں کا بے رحمانہ قتل اورگرجوں پرحملے شامل ہیں۔

اسلامی انتہاء پسند مشرف حکومت کی امریکہ حمایتی پالیسی اور ۲۰۰۱ء میں طالبان کی حکومت کو چھوڑنے

## ہفتہ ہائے قرآن مجید کا بابرکت انعقاد

بھارت کی مختلف جماعتوں نے مرکزی ہدایات کے مطابق ہفتہ قرآن مجید منعقد کئے۔ تلاوت ونظم سے جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی دوران جلسہ بھی نظمیں پڑھی گئیں جسمیں خدام انصار لجنہ ناصرات نے بذوق وشوق شرکت کی جماعتوں کی مساعی نہایت اختصار سے بغرض دعا ھدیہ قارئین ہے

**کوچین**: مورخہ 1.7.04 تا 7.7.04 ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں اجلاسات کے انعقاد کیلئے روزانہ ڈیڑھ گھنٹہ وقت بعد نماز مغرب عشاء مقرر کیا گیا تھا ان اجلاسات میں مکرم مولوی محمد نجیب خان صاحب مکرم مولوی قمرالدین صاحب مکرم محمد عثمان متعلم جامعۃ المبشرین قادیان مکرم مویدین صاحب متعلم جامعۃ المبشرین قادیان مکرم محمد ریئس اور مکرم جوسف صادق صاحب صدر جماعت کوچین، مکرم جے ایچ ناصر صاحب اور خاکسار نے مختلف عنوانات کے تحت تقاریر کیں۔ آخری روز اجلاس کے بعد کلوجمیعا کا انتظام بھی کیا گیا ایرناکلم، پلورتی، ایراپرم اور کوڈنگلور جماعتوں میں بھی ہفتہ قرآن کے سلسلہ میں اجلاسات منعقد ہوئے۔ (محمد اسماعیل الپی مبلغ سلسلہ کوچین)

**بلارپور سرکل**:: مہاراشٹر۔ مورخہ ۲۲ تا ۲۸ جولائی اس سرکل کی تمام جماعتوں میں جلسہ ہوا جس میں مبلغین ومعلمین کرام نے قرآن مجید کے مختلف عنوانات پر تقریر کی احباب جماعت کے علاوہ زیر تبلیغ دوستوں نے بھی شرکت کی اور بہت متاثر ہوئے۔ سرکل ہذا کے تحت مختلف جگہوں پر تعلیمی کلاسز بھی جاری ہیں۔

**یادگیر**: جماعت احمدیہ یادگیر نے مورخہ ۲۰ تا ۲۶ جولائی ہفتہ قرآن کریم، بڑے اہتمام سے منایا ہر روز تلاوت ونظم کے بعد جلسہ ہوا جلسہ میں ہر روز علی الترتیب مکرم محمد رفعت اللہ صاحب غوری سابق امیر جماعت یادگیر۔ مکرم محمود احمد صاحب جنگوی، مکرم عرفان احمد صاحب تیرگھر۔ مکرم زاہد حسین صاحب ہوڈڑی۔ مکرم شکیل احمد صاحب ڈنڈوتی مکرم منیر الدین صاحب خان۔ مکرم ابراہیم احمد صاحب تیرگھر۔ اور خاکسار نے تقریر کی آخر میں امیر صاحب یادگیر مکرم سلیم احمد صاحب سگری نے صدارتی دعا کروائی۔ آخری روز دوران جلسہ سامعین کرام کو چائے بھی پلائی گئی تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ یہ آخری جلسہ چلتا رہا اور بارش کے باوجود اللہ کے فضل سے تقریباً افراد شامل ہوئے۔ (ظہور احمد۔ خادم سلسلہ یادگیر کرناٹک)

**پنکال**:: جماعت احمدیہ پنکال میں ہفتہ قرآن کریم مورخہ 12.7.04 تا 18.7.04 منایا گیا بعد نماز مغرب جلسہ ہوتا رہا 25 مقررین نے تقاریر کی۔ ۱۸ افراد نے نظم پڑھی۔ دس بھائیوں نے ہفتہ بھر شیرینی خرید کر جلسہ میں تقسیم کی۔ ہر دن جلسہ میں سو افراد حاضر ہوتے رہے۔ (محمد رحمت اللہ معلم وقف جدید پنکال)

**بنگلور**:: مورخہ 15.8.04 کو بعد نماز عصر ہفتہ قرآن کریم کے سلسلہ میں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مکرم محمد حشمت اللہ صاحب زعیم انصار اللہ بنگلور، مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب، عزیز سید فاتح (انگریزی میں) اور خاکسار نے تقریر کی۔ آخر میں محترم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک) نے موقعہ کی مناسبت سے احباب کو قرآن کریم پڑھنے اور اس کو سمجھنے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ہر اتوار کو صبح ساڑھے دس بجے نماز ظہر تک اطفال کی تعلیم القرآن کلاسیں لگائی جاتی ہیں مکرم برکات احمد صاحب سلیم سیکرٹری وقف نو خاص توجہ دیتے ہیں حلقہ سیوانگر میں ہر سوموار کو بعد نماز عصر تا مغرب خاکسار قرآن کریم کی کلاس لیتا ہے محترم امیر صاحب کی طرف سے بھی تعلیم القرآن کیلئے توجہ دلائی جاتی ہے۔

**بنگلور حلقہ جکور**:: مورخہ 8.8.04 کو حلقہ جکور میں جلسہ ہوا جس کی صدارت مکرم شفیع اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور نے کی تلاوت ونظم کے بعد مکرم اسلم احمد صاحب اور مکرم صالح احمد صاحب مکرم نوراحمد صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ محترم امیر صاحب نے موقعہ کی مناسبت سے حاضرین جلسہ کو نصائح کیں۔ (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)

**ساونت واڑی (مہاراشٹر)**:: مورخہ 16.7.04 کو قرآن مجید کے فضائل کے سلسلہ میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا نماز جمعہ کے بعد سیکرٹری امور عامہ مکرم یوسف خان بجلی صاحب کے زیر صدارت اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالشکور صاحب، مکرم مجیب احمد صاحب، مکرم نذیر احمد خان بجلی صاحب اور خاکسار عبدالرحمٰن بنگالی نے قرآن کریم کے مختلف عناوین پر تقریر کی اس اجلاس کے 10 روز قبل سے ہر ایک روز نماز مغرب کے معا بعد خاکسار قرآن مجید کے درس دیتا رہا۔ اور احباب جماعت نے اس درس القرآن سے استفادہ بھی کیا۔ (عبدالرحمٰن بنگالی معلم سلسلہ)

**الانلور**: ۳ تا ۹ جولائی جماعت احمدیہ الانلور میں ہفتہ قرآن مجید کا بابرکت انعقاد ہوا۔ جس میں متعدد تقاریر ہوئیں خاکسار محمد منزل مبلغ سلسلہ، مکرم ایم بشیر احمد صاحب مکرم سی محمد صاحب، جناب سی پی صدیق صاحب، مکرم مبشر احمد متعلم جامعہ احمدیہ، ارشاد متعلم جامعہ احمدیہ، نثار جامعۃ المبشرین، سی سراج المنیر صاحب نے تقاریر کیں۔ (ٹی محمد منزل مبلغ سلسلہ کیرلہ)

## مجلس خدام الاحمدیہ شمالی کرناٹک کا دوسرا سالانہ اجتماع

مورخہ 2 اور 3 ستمبر بروز جمعرات وجمعہ تماپور میں منعقد ہوا اجتماع گاہ مسجد احمدیہ کے گراؤنڈ میں بنایا گیا تھا۔ اس اجتماع میں محترم مولوی محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت قادیان سے اور محترم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت چینائی سے تشریف لائے تھے۔

دونوں دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا پہلے دن محترم صدر صاحب مجلس نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا اور دُعا کروائی اس کے ساتھ ہی خدام واطفال کی ٹیموں کے درمیان ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ علمی مقابلے بھی دونوں دن چلتے رہے۔

پہلے دن مورخہ ۲ ستمبر کو ساڑھے آٹھ بجے تربیتی اجلاس زیر صدارت محترم صدر صاحب مجلس شروع ہوا۔ اسٹیج پر محترم نائب صدر صاحب مجلس کے علاوہ امیر صاحب جماعت احمدیہ یادگیر محترم محمد سلیم صاحب سگری محترم سید محمود احمد صاحب مجیب شیر صدر جماعت تماپور محترم محمد خواجہ حسین صاحب صدر جماعت دیودرگ محترم شریف احمد صاحب نمائندہ صدر جماعت بلاری اور خاکسار موجود تھے مجلس خدام الاحمدیہ تماپور کی دعوت پر جناب چندر کانت صاحب نائب چیئر مین بلدیہ شوراپور جناب سوم رائے صاحب کونسلر بلدیہ اور ہڑمتا چندن کیسری صاحب تشریف لائے ان کو بھی اسٹیج پر بٹھایا گیا۔

اجلاس کا آغاز محترم مولوی ظہور احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر کی تلاوت وترجمہ سے ہوا۔ نظم مکرم اسحاق احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ محترم محمد سلیم صاحب سگری امیر جماعت یادگیر نے تقریر کی اور مکرم نصیر احمد صاحب ڈنڈوتی نے نظم پڑھی محترم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت چینائی کی تقریر کے بعد صدارتی خطاب میں محترم مولوی محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت قادیان نے خدام کی تربیت اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ دُعا کے بعد یہ اجلاس برخاست ہوا۔

اختتامی اجلاس وتقسیم انعامات کی تقریب زیر صدارت محترم صدر صاحب شروع ہوئی اسٹیج پر محترم نائب صدر صاحب کے ساتھ قائدین مجالس یادگیر۔ دیودرگ۔ تماپور۔ گلبرگہ۔ بلاری کے علاوہ نومبائعین کی مجالس گڑی بال کا چک نو۔ باچھی ہَی۔ کرنال کے قائدین اور خاکسار موجود تھے۔

محترم مولوی ٹی ارشاد صاحب معلم سلسلہ نے تلاوت قرآن مجید کی اور محترم مولوی ایم اے محمود صاحب سرکل انچارج دیودرگ نے ترجمہ سنایا۔ نظم مکرم محمود احمد صاحب جنگوی نے نہایت خوش الحانی سے سنائی۔ بعدہ محترم مولوی شیخ محمد زکریا صاحب نے تقریر کی اطفال الاحمدیہ یادگیر نے نہایت ترنم سے ترانہ پیش کیا۔ دوسری تقریر محترم شیراز احمد صاحب نائب صدر مجلس نے کی۔ صدارتی خطاب میں صدر مجلس نے تمام خدام وافراد جماعت کو نصیحت فرمائی اس کے بعد نمایاں پوزیشن لینے والے خدام۔ اطفال کو معزز مہمانوں کے ہاتھوں انعامات تقسیم کئے گئے۔ دعا کے بعد یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ ۳ ستمبر بروز جمعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ دیکھنے کا خاص انتظام کیا گیا تھا اس اجتماع میں ۱۲ مجالس کے خدام واطفال کے علاوہ لجنات نے بھی شرکت کی۔ نومبائعین کی ۶ مجالس اس اجتماع میں اپنے معلم سلسلہ وقائدین کے ساتھ شریک ہوئیں اس اجتماع کی کل حاضری ۸۵۳ تھی جس میں لجنہ کی تعداد ۲۷۷ اور نومبائعین کی تعداد ۱۶۶ تھی۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہم سب کو مزید بہتر رنگ میں کام کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ (قائد شمالی زون کرناٹک)

**پالگھاٹ**:: امسال جماعت احمدیہ پالگھاٹ کو مورخہ ۲ تا ۸ جولائی ہفتہ قرآن مجید منانے کی توفیق ملی الحمد للہ۔ قرآن مجید کے متعلق مختلف عناوین پر جناب بی بی محمد صاحب مکرم مولوی بشیر الدین صاحب، مکرم وی ایم ناصر صاحب، مکرم کبیر صاحب، مکرم فاحن متعلم جامعہ احمدیہ قادیان، مکرم منصور احمد صاحب جامعہ احمدیہ قادیان اور خاکسار ٹی محمد منزل مبلغ سلسلہ نے تقریریں کیں۔ (ٹی محمد منزل مبلغ سلسلہ)

**خانپور ملکی**:: جماعت احمدیہ خانپور ملکی میں ہفتہ قرآن مجید منایا گیا اور آخری دن 10.8.04 کو زیر صدارت محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ خانپور ملکی جلسہ ہوا جس میں تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی اطہر حسین صاحب معلم وقف جدید بیرون کجرا۔ خاکسار سید منور عالم ناصر معلم وقف جدید بیرون خانپور ملکی۔ مکرم جناب مولوی شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ وانچارج بھاگلپور سرکل نے تقریر کی آخر پر شیرینی تقسیم کی گئی۔ (سید منور عالم ناصر معلم وقف جدید خانپور ملکی بہار)

**حیدر آباد**:: جماعت احمدیہ حیدر آباد نے ۲۴ جولائی کو بعد نماز عصر مسجد احمدیہ سعید آباد میں جلسہ فضائل قرآن مجید کا انعقاد کیا جلسے کی کاروائی محترم عارف احمد صاحب قریشی امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کی زیر صدارت عمل میں آئی تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین، مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد برائے تربیت نومبائعین اور خاکسار نے قرآن مجید کے کمالات اور برکات کو بیان کیا آخر میں صدر اجلاس نے مہمان مقررین کا شکریہ ادا کیا اور فضائل قرآن مجید پر مختصر روشنی ڈالی۔

(مقصود احمد بھٹی مبلغ انچارج حیدر آباد)

# وصایا

منظوری سے قبل وصایا اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

**وصیت نمبر 15293::**

میں سیدہ امۃ الباری زوجہ محترم محسن خان صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن جنگل باغباناں قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18.4.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/7000 روپے۔ زیورات طلائی۔ ہار دو عدد 37.220 گرام اندازاً قیمت -/14806 روپے 22 کیرٹ ایک جوڑی کڑے وزن 950-21 اندازاً قیمت -/9000 روپے 23 کیرٹ۔ کانٹے ایک جوڑی 11.000 اندازاً قیمت -/4375 روپے 22 کیرٹ۔ کانٹے ایک جوڑی 10.000 گرام -/5265 روپے اندازاً قیمت 23 کیرٹ۔ ٹیکہ ایک عدد 2.700 اندازاً قیمت -/1100 روپے۔ 22 کیرٹ۔ انگوٹھیاں تین عدد وزن 10.350 اندازاً قیمت -/6050 روپے 23 کیرٹ۔ چینی ایک عدد وزن 18.130 اندازاً قیمت -/7850 روپے 22 کیرٹ۔ کیٹی سیٹ وزن 6.800 اندازاً قیمت -/3200 روپے 22 کیرٹ۔ (کل میزان -/51646 روپے) متفرق ناک کا پھول تین عدد + ایک جوڑی بالا (کڑا) 22 کیرٹ 1300 روپے۔ زیور نقرئی پازیب دو جوڑے و چابی رنگ وزن 200 گرام اندازاً قیمت -/500 روپے۔

بھونیشور اڑیسہ میں دو فلیٹ سنگل روم والے ہیں جس کا نمبر L-38/5 و L38/6 ہے۔ دونوں کی قیمت 76515 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1000 روپے ہے۔ مذکورہ بالا دونوں فلیٹوں سے کل -/800 روپے کرایہ ملتا ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ اپریل 04 سے نافذ کی جائے۔

| گواہ شد | الامۃ | گواہ شد |
|---|---|---|
| جاوید اقبال چیمہ | امۃ الباری | محسن خان |

**وصیت نمبر: 15313::** میں سید صلاح الدین ولد سید بشیر الدین صاحب قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22.6.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ از ملازمت -/3294 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.7.04 سے نافذ کی جائے۔

| گواہ شد | العبد | گواہ شد |
|---|---|---|
| محمد انور احمد | سید صلاح الدین | شریف احمد |

**وصیت نمبر: 15314::** میں سید نور الدین ولد سید بشیر الدین قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.04.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گزارہ آمد ملازمت -/2909 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

| گواہ شد | العبد | گواہ شد |
|---|---|---|
| محمد عبد الرزاق | سید نور الدین | محمد انور احمد |

**وصیت نمبر: 15315::** میں امۃ الشکور زوجہ سید نور الدین قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.04.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے کہ۔

حق مہر -/41000 بذمہ خاوند۔ زیورات طلائی سیٹ 14.140 گرام قیمت -/7000 زیورات طلائی 29.240 گرام -/12630 زیورات انگوٹھیاں دو عدد 7.580 گرام قیمت -/3920 زیورات بالیاں جوڑی 3.100 گرام قیمت -/1470 لاکٹ ایک عدد 3.000 گرام قیمت -/1430 کوکا ایک عدد قیمت -/100 کل میزان: -/26310 میرا گزارہ آمد ملازمت -/3360 روپے ہے۔

میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

| گواہ شد | الامۃ | گواہ شد |
|---|---|---|
| محمد انور احمد | امۃ الشکور | سید نور الدین |

**وصیت نمبر: 15316::** میں عبد الحمید قمر ولد مکرم عبد العظیم صاحب درویش قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3.02.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے پلاٹ ایک عدد 6 مرلہ گورونانک اکیڈمی کے پیچھے -/40,000 ابھی رجسٹری نہیں کروائی لہذا خسرہ نمبر ابھی نہیں ملا۔ رجسٹری ہونے کے بعد اطلاع کروں گا۔ نقد موجودہ رقم ایک لاکھ روپیہ۔ میرا گزارہ آمد ملازمت سالانہ -/1,60,000 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ فروری 04 سے نافذ کی جائے۔

| گواہ شد | العبد | گواہ شد |
|---|---|---|
| انعام الحق | عبد الحمید قمر | جاوید اقبال چیمہ |

**وصیت نمبر: 15317::** میں صفیہ مبارکہ زوجہ عبد الحمید قمر قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3.02.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے حق مہر بذمہ خاوند 10051 روپے۔ زیورات طلائی ایک سیٹ گلے کا ہار۔ ٹاپس و رنگ 12.180 قیمت -/6880 چین ایک عدد 8.290 قیمت -/4680 روپے ایک سیٹ بالیاں دو عدد 4.880 قیمت -/2750 ایک جوڑی ٹاپس 2.980 قیمت -/1670 روپے ایک انگوٹھی -/2.990 قیمت -/1690 ایک انگوٹھی نگ والی 3.500 قیمت -/1760 روپے منگل سوتر ایک عدد 5.500 قیمت -/2770 ناک کی کیل چار عدد 1.190 قیمت -/520 روپے (کل قیمت -/22720) زیور نقرئی دو جوڑی پازیب 106.170 قیمت -/425 روپے کڑا ایک عدد 30.40 قیمت -/200 روپے۔ ایک سیٹ گولڈن پالش کیا ہوا 22.890 قیمت -/150 روپے۔ ایک چین گلے کی گولڈن پالش 10.00-90 روپے کل میزان 865 روپے) نقد رقم -/28000 روپے۔ میرا گذارہ خورد ونوش ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ

وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

| گواہ شد | الامۃ | گواہ شد |
|---|---|---|
| انعام الحق | صفیہ مبارکہ | عبدالحمید قمر |

وصیت نمبر: **15318**:: میں محمد رفیق ملا ولد کپتان ملا قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 26 سال متعلم جامعۃ المبشرین ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 23.5.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

خاکسار کچیہ موڑا ضلع مرشد آباد کا رہنے والا ہے جامعۃ المبشرین میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اراضی کھیتی 1.1/2 کٹھہ جماعت کیلئے وقف کردی۔ مکان 12.1/2 کٹھہ مشترکہ سات بھائی ایک بہن۔

میرا گزارہ جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

| گواہ شد | العبد | گواہ شد |
|---|---|---|
| محمد انور احمد | محمد رفیق ملا | سفیر احمد شمیم |

وصیت نمبر: **15319**: میں عبدالقیوم ٹیلر ولد مکرم دیوان چند قوم پرجاپت (احمدی) پیشہ ٹیلرنگ عمر 43 سال تاریخ بیعت 1981ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27.6.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں۔ آئندہ انشاء اللہ جو بھی جائیداد بناؤں گا اُس کی اطلاع بروقت دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ میرا گزارہ آمد از تجارت سالانہ -/24000 روپے ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

| گواہ شد | العبد | گواہ شد |
|---|---|---|
| ریحان احمد ظفر | عبدالقیوم ٹیلر | نعیم احمد ڈار |

وصیت نمبر: **15320**:: میں تبریز احمد ظفر ولد سلطان احمد ظفر قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5.8.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

اسوقت خاکسار کی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔

میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ -/2920 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

| گواہ شد | العبد | گواہ شد |
|---|---|---|
| محمد انور احمد | تبریز احمد ظفر | قریشی انعام الحق |

وصیت نمبر: **15321**:: میں چوہدری ارشاد احمد ولد چوہدری جسونت سنگھ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 9.9.72 تاریخ بیعت 1994 ساکن منگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5.4.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے محترمہ والدہ صاحبہ غیر مسلم تھیں میرے بچپن میں وفات پا گئیں۔ اور محترم والد صاحب چوہدری جسونت سنگھ غیر مسلم ہیں 7/8 سال سے ان سے کوئی رابطہ نہیں ہے میرے اسلام قبول کرنے کے بعد میرے مخالف ہوگئے ہیں لہٰذا والد صاحب کی جائیداد میں میرا کوئی حصہ نہیں ہے اور اُن سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے میں وقف جدید بیرون میں بطور معلم خدمت کر رہا ہوں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2722 روپے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

| گواہ شد قریشی انعام الحق | العبد چوہدری ارشاد احمد | گواہ شد جاوید اقبال اختر |
|---|---|---|

## افسوس اہلیہ محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف درویش قادیان

## محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ وفات پاگئیں

افسوس محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ بنت محترم میاں غلام احمد صاحب اہلیہ محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف درویش قادیان نائب ناظم وقف جدید بیرون وسابق ناظر بیت المال آمد 8.9.04 کو بعمر 70 سال حیدرآباد میں مختصر علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ اپنی بیٹیوں سے ملنے گئی ہوئی تھیں اور مولیٰ حقیقی کا بلاوا آگیا۔ آپ نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ (حال پاکستان) میں پیدا ہوئیں پیدائشی احمدی تھیں۔ 1945 میں آپ کی شادی ہوئی اور قادیان آگئیں تقسیم ملک کے وقت حالات خراب ہونے پر جب اکثریت پاکستان چلی گئی تو آپ بھی پاکستان چلی گئیں حالات نارمل ہونے پر آپ 1950 کے وسط میں تمام رشتہ داروں کو چھوڑتے ہوئے فیملی کے ساتھ واپس قادیان آگئیں اور سارا عرصہ درویشی نہایت صبر وشکر کے ساتھ گزارا لجنہ اماء اللہ قادیان میں ابتدائی زمانہ میں سیکرٹری مال بھی رہیں۔ آپ نیک صالحہ صوم وصلوٰۃ کی پابند دُعا گو اور سادہ طبیعت کی مالک تھیں مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ بچوں کی تعلیم وتربیت بھی عمدہ رنگ میں سرانجام دی۔ ہر حال میں راضی برضا رہتے ہوئے خاوند کا ہمیشہ ساتھ دیا اور کبھی کوئی شکوہ نہیں کیا بیماری کی حالت میں واپس قادیان جانے کی بڑی شدید خواہش تھی اور دردمندی سے اسکا اظہار بھی کرتی تھیں۔

آپ کا تابوت حیدرآباد سے بذریعہ ہوائی جہاز 9.9.04 کو دہلی اور وہاں سے بذریعہ ایمبولنس قادیان لایا گیا۔ اگلے روز بروز جمعہ بعد نماز عصر جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں آپ کی نماز جنازہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ بعد تدفین حضرت صاحبزادہ صاحب نے ہی قبر پر دُعا کرائی۔

آپ نے اپنے پیچھے سوگوار خاوند کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں اور نواسے نواسیاں پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان اور عزیز واقرباء کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (ادارہ)


J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
BANI (R)
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
کلکتہ
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

# افسوس مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب گجراتی درویش قادیان

## وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس! مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب گجراتی درویش قادیان 28 اگست کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کی پیدائش 1921ء میں شیخ پورو ڑا ایچاں ضلع گجرات میں ہوئی آپ کے والد بزرگوار مکرم چوہدری فتح دین صاحب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ سکول میں آپ نے کوئی تعلیم نہیں پائی۔ ہوش سنبھالتے ہی اپنے والد صاحب کے ساتھ کھیتی باڑی کے کام میں لگ گئے۔ 1939 میں دوسری عالمگیر جنگ شروع ہوئی تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تحریک پر کہ احمدی نوجوان برطانوی فوج میں بھرتی ہو جائیں آپ بھی فوج میں بھرتی ہو گئے چھ سال تک فوجی خدمات کے بعد جنگ بند ہو جانے پر فارغ ہو کر واپس گھر آ گئے اور 1947ء میں آزادی سے قبل ہی ملک میں فسادات بھڑک اُٹھے تھے اور ہزاروں پناہ گزین مختلف دیہات سے قادیان آ گئے تھے اس قدر تعداد کو صرف قادیان کے خدام ہی نہیں سنبھال سکتے تھے اسلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک فرمائی کہ بیرونی جماعتوں سے خدام قادیان آئیں۔ چوہدری ظہور احمد صاحب بھی اپنے والد صاحب کی ہدایت پر قادیان آ گئے۔ آپ کا شمار خدام ناصر آباد میں ہوتا تھا۔ آپ ابتدائی درویشان میں شامل تھے قادیان میں آپ پہرہ اور دیگر ڈیوٹیوں پر خدمت بجالاتے رہے زمانہ درویشی میں آپ نے صدر انجمن احمدیہ کے مختلف ادارہ جات میں ڈیوٹی دی۔ 1950ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ درویش جن کی فیملیاں پاکستان میں ہیں وہ قادیان منگوالیں اور جو بغیر شادی کے ہیں وہ ہندوستان میں شادیاں کرلیں۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب نے بھی 1951ء میں مکرمہ صفیہ خاتون صاحبہ بنت مکرم عابد حسین صاحب مرحوم بھاگلپور سے شادی کر لی یہ شادی آپ کے لئے بڑی بابرکت ثابت ہوئی اس اہلیہ کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں عطا کیں ایک لڑکی کم سنی میں فوت ہو گئی تھی باقی تمام بچے زندہ تعلیم یافتہ برسر روزگار سوائے چھوٹے بیٹے کے سب شادی شدہ اور بچی بھی شادی شدہ اپنے گھر میں خوش وخرم ہے۔

چوہدری ظہور احمد صاحب گذشتہ دو سال سے پیرانہ سالی اور بعض دیگر عوارض میں مبتلا تھے مثانہ میں کینسر کے مریض تھے بیماری کو دعا اور بڑے صبر سے برداشت کیا عرصہ درویشی آپ نے نہایت صبر وشکر وسادگی سے گذارا اللہ تعالیٰ نے کثیر اولاد سے نوازا مالی تنگی کے باوجود سب کو اعلیٰ تعلیم دلائی۔ آپ جماعتی مفوضہ ڈیوٹی کے ساتھ زمینداری کا کام بھی کرتے اور اسطرح گذر اوقات کے سامان کرتے آپ کی طبیعت میں سادگی کے ساتھ خوش خلقی اور ملنساری کا پہلو نمایاں تھا پابند صوم وصلوٰۃ تھے اسی روز بعد نماز مغرب آپ کی نماز جنازہ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں پڑھائی اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ درویشان میں تدفین ہوئی۔ آپ کی وفات پر آپکی بیٹی ناصرہ بیگم صاحبہ لندن سے تشریف لائیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے اور آپ کی سوگوار بیوہ اور جملہ عزیز و اقارب و پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (ادارہ)

## درخواست دُعا

میرے خسر محترم محمد ابراہیم صاحب آف ربوہ آجکل دل کی تکلیف سے دوچار ہیں ان کی شفائے کاملہ اور شوہر اور بچوں نیز والدہ صاحبہ اور بہن بھائیوں اور ان کے اہل خانہ کی صحت وسلامتی درازی عمر دینی و دنیوی ترقیات اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دعا کی درخواست ہے اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔ (ناصرہ بیگم اہلیہ مکرم مقصود احمد صاحب قمر آف برمنگھم لندن)

بقیہ صفحہ ( 1 )

دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف کرو یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ مومن تو بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

پھر فرمایا آج کل اخبار مختلف ممالک کے فسادات اور لڑائیوں کی خبروں سے اس طرح بھرے ہوتے ہیں کہ یوں لگتا ہے کہ ساری دنیا فسادات کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔ آپ عدالتوں میں چلے جائیں تو ایسا لگتا ہے کہ سوائے لڑائی جھگڑے کے لوگوں کو اور کوئی کام نہیں ہے ہمارے ملکوں میں مشہور ہے کہ زمیندار کے پاس تھوڑے پیسے آ جائیں تو یہ رقم عموماً لڑائی جھگڑوں اور مقدمے بازی میں خرچ کردی جاتی ہے اور نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ قتل تک ہو جاتے ہیں اور بعض دفعہ ان مقدموں لڑائیوں اور اپنے حمائیتیوں کے اخراجات پورے کرنے کیلئے قرض لیکر بھی مقدمے لڑے جاتے ہیں فرمایا صلح کاری کی بات ہی نہیں ہوتی سارا زور اپنی جھوٹی انا پر ہوتا ہے اس کے لئے برباد بھی ہو جائیں تو کوئی بات نہیں اور افسوس یہ ہے کہ اکثر مسلمان کہلانے والوں کا بھی ایسا ہی حال ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی اصلاح کیلئے جس امام کو خدا نے بھیجا ہے اس کا انہوں نے انکار کردیا ہے۔ یہی حال ملکوں اور قوموں کے ناجائز طور پر ایک دوسرے پر قبضہ کرنے اور ایک دوسرے کو اپنے زیر نگیں کرنے کا ہے اصلاح کے نام پر چھوٹے ملکوں پر قبضے جمائے جاتے ہیں تا کہ اس کے ذریعہ اپنے مفادات حاصل کئے جائیں فرمایا یہ سب کچھ اس زمانے میں اسلئے بڑھ گیا ہے کہ جس ناجائز طریق سے پیسہ کمانے سے خدا نے روکا تھا لوگ اس سے بچتے نہیں اور سودی کاروبار کے شیطانی چکر نے معاشرے کو بری طرح اپنی گرفت میں لے لیا ہے۔ یہاں تک کہ مومنین اور تقویٰ پر چلنے والے لوگوں کو بھی اس سے بچنا مشکل ہو گیا ہے۔ اگر کسی نے انفرادی طور پر سود نہیں لیا تو ملکوں اور قوموں کے قرضوں نے ساری قوم کو زیر بار کیا ہوا ہے اور ظہر الفساد فی البر والبحر کے نظارے اس وقت تمام دنیا میں نظر آ رہے ہیں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس زمانہ کے امام کے ماننے والوں کو نصیحت ہے کہ جب بھی فساد کی صورت ہو تو تم نے اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ چاہے میاں بیوی کے جھگڑے ہوں کاروبار کے جھگڑے ہوں جھوٹی اناؤں کے جھگڑے ہوں یا قوموں کے قوموں سے جھگڑے ہوں فرمایا آج میں قوموں کے حوالے سے نہیں بلکہ معاشرے کے حوالے سے بات کروں گا اگر قومیں بھی اس اصول کو اپنا لیں تو دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے مومن کیلئے حکم ہے کہ جھگڑوں سے بچو لیکن اگر کبھی ایسی صورت پیدا ہو جائے تو مومن مل بیٹھیں اور جھگڑا کرنے والوں کو صلح کی طرف مائل کریں ان کو بتائیں کہ کیوں اللہ کے نافرمان بنتے ہو اگر وہ سمجھانے سے باز آ جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ جو فیصلہ نہیں مانتا اس کو سزا دو اور معاشرے میں اس کے ہمدرد نہ بنو بعض جھگڑوں کے فیصلے جب جماعتی طور پر آتے ہیں تو بعض لوگ اس فیصلہ کے ماننے سے انکار کر دیتے ہیں اور ان کے عزیز انہیں یہ کہنے کی بجائے کہ فیصلہ مان لو انکی ناجائز حمایت شروع کر دیتے ہیں اسطرح تو سزا یافتہ شخص کی اصلاح نہیں ہوسکتی اصلاح کے لئے پورے معاشرے کو حکم ہے کہ جب کسی کو تعزیر ہو پورا معاشرہ اسکی اصلاح کی کوشش کرے فرمایا ایسے لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ ان پر جماعتی فیصلہ ماننے کے لئے معاشرے کا دباؤ ڈالا جائے یہ جو آیت میں آیا ہیکہ ان سے لڑو مراد یہ ہیکہ ان پر معاشرے کا دوستیوں کا رشتہ داریوں کا دباؤ ڈالو بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ جب اس حکم کے تحت ایسا معاشرہ قائم ہو جائے گا تو کوئی ایک دوسرے کے حق کو غصب کرنے کی کوشش نہیں کرے گا۔

فرمایا قرآن مجید کا حکم ہے کہ جب ایک فریق صلح پر آمادہ ہو جائے تو پھر معاشرے کو اور نظام جماعت کو یہ حکم ہے کہ کسی بات کو اپنی انا کا مسئلہ نہ بنایا جائے بلکہ انہیں شرائط پر جو فیصلہ میں لکھی گئی تھیں تنفیذ ہونی چاہئے اور پھر بھول جانا چاہئے کہ ایسا ہوا تھا۔ نہ یہ کہ اسکی تعزیر اسے یاد کراتے پھریں فیصلہ پر عمل کرنے والے کو معاشرے میں پھر وہی مقام دیا جائے جو ایک عام آدمی کا ہے اور دوسرے فریق کو بھی جسے حق مل گیا ہے چاہئے کہ آپس میں محبت اور پیار سے رہے جب اس طرح معاشرہ پیار سے رہے گا تو ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ بھی محبت کرتا ہے پھر فرمایا مومن بھائی بھائی ہیں انکو معاشرے میں صلح اور صفائی سے رہنا چاہئے اگر کوئی رنجش پیدا ہو جائے تو صلح صفائی کے طریق کو اختیار کرو اس سے تم اللہ کے خوف سے حقوق العباد ادا کرنے والے کہلاؤ گے اور جب تم کو یہ حالت حاصل ہو جائے گی تو پھر وہ پیارا خدا تم پر رحم کرے گا۔

اپنے ایمان افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے معاشرے کی اصلاح کے بارے میں چند احادیث مبارکہ بیان فرمائیں فرمایا حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر وہ دن جسمیں سورج طلوع ہوتا ہے تو دو بندوں کے درمیان عدل کرتا ہے تو یہ صدقہ ہے فرمایا ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنواوف قبیلہ کے کسی جھگڑا میں صلح کے لئے تشریف لے گئے اور آپ نماز کے لئے مسجد میں تشریف نہ لا سکے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنواوف قبیلہ میں صلح صفائی کی خاطر رک گئے ہیں کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں گے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس موقعہ پر نماز پڑھائی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقعہ پر مسجد نبوی میں نماز پڑھانے کے لئے آنے کی بجائے وہیں پر نماز پڑھی اور صلح صفائی کرانے کو ترجیح دی فرمایا لڑائی جھگڑے میں بعض دفعہ سالوں لڑائیاں چلتی ہیں اور لوگ ایکدوسرے سے بات نہیں کرتے حالانکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دو مومن آپس میں تین دن سے زیادہ قطع کلامی نہ کریں فرمایا ہر احمدی کو چاہئے کہ تقویٰ اختیار کرے اللہ کا پسندیدہ بننے کی کوشش کرے اور آپس کے فسادوں کو دور کرے مومن کا یہ کام نہیں ہے کہ ایک طرف تو خود کو مومن کہے اور پھر اپنے بھائیوں کے گناہ نہ معاف کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو جو شخص چھوٹی چھوٹی باتوں میں رنجشوں کو ترک نہیں کرتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ وہ بالآخر اس جماعت سے کاٹا جائے گا پس استغفار کریں اور یہ دعا کریں کہ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب. فرمایا ایسا پاک معاشرہ جب قائم ہوگا تو آپسی لڑائیاں ختم ہو جائیں گی اور ہر طرف صلح ہی صلح ہوگی خدا کے نیک بندے صلح کاری سے زمین پر چلتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو میری روحانی فوج میں داخل ہیں وہ زمین میں صلح پھیلا دیں اس سے انکا دین پھیلے گا سو تم صبر سے دیکھتے رہو خدا اپنی توحید کیلئے تم سے زیادہ غیرتمند ہے آج ہر احمدی کو صلح کاری کی بنیاد ڈالنے کے لئے آپس میں صلح کرنی ہوگی۔ پس اللہ سے مدد اور رحم مانگتے رہیں اور اسکے حکموں کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

آپکے خطوط:

## اللہ تعالیٰ بدر کو مزید ترقیات سے نوازے

خاکسار تقریباً 16 سال سے بدر کا خریدار ہے اخبار کی روز بروز ترقی دیکھ کر طبیعت بہت خوش ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے مزید ترقیات سے نوازے۔

بدر کی 17 اگست 2004 کی اشاعت میں دو امور کے متعلق کچھ عرض ہے۔

1۔ آپ کا نوٹ ''تعلیم اب تجارت بن گئی ہے'' قابل تحسین ہے۔ یہ صورت حال اب حد درجہ سے تجاوز کر گئی ہے۔ پاکستان میں بھی یہ صورت حال نہایت نا قابل برداشت ہو چکی ہے۔ خدا کرے آپ کا یہ نوٹ ارباب حل و عقد کو اس صورت حال کی اصلاح کی طرف متوجہ کر سکے۔

2۔ صفحہ ۷ پر جو رپورٹ حضور انور کے دورہ کینیڈا کے بارہ میں چھپی ہے اس کے کالم 3 کے آخری حصہ میں کچھ لفظ لکھنے سے رہ گئے ہیں۔ (عبدالرؤف مالمو۔ سویڈن)

**بدر:** ہفت روزہ بدر قادیان کے متعلق آپ نے جو خوشنودی کا اظہار کیا ہے اور ہماری حوصلہ افزائی فرمائی ہے اس کیلئے آپ کا بہت بہت شکریہ۔ مذکورہ شمارہ کے صفحہ ۷ سے متعلق جس غلطی کی نشاندہی آپ نے کی ہے اس کی تصحیح ذیل میں کی جاتی ہے۔

**تصحیح:** ۔ مذکورہ شمارہ کے صفحہ ۷ کالم ۳ پر صحیح عبارت اس طرح پڑھی جائے ''حضور انور از راہ شفقت اپَر ڈیک پر تشریف لائے اور تصاویر بھی لیں''۔


طلباء کیلئے مفید معلومات

## بینک مینجمنٹ

☆۔ بینکنگ اور فائنس میں پی جی ڈپلومہ

**صلاحیت:** گریجویشن

**درخواست:** درخواست اور پراسپیکٹس کیلئے ادارہ کے حق میں 800 روپے کا ڈی ڈی بھیجیں۔

**آخری تاریخ:** 27 نومبر 2004ء

**ایڈریس:** کوآرڈینیٹر نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینک مینجمنٹ پوسٹ: کوندھوے خورد۔ پونے 48۔

**ویب سائٹ:** www.nibmindia.org


## شجرہ نسب ڈار فیملی ناسنور

اس خاندان کے حالات ۱۷۳ صفحہ سے ۱۷۸ تک درج ہیں۔ ان میں سے خواجہ عبدالرحمٰن ڈار کا کچھ ذکر ۳۵۳ صفحہ پر بھی درج ہے لیکن ان کے سلسلہ نسب میں چونکہ بعض نام رہ گئے ہیں یا غلط درج ہو گئے ہیں۔ اس لئے شجرہ نسب جو بعد میں آیا ہے۔ یہاں درج کیا جاتا ہے۔

غلام محی الدین ڈار زمیندار جد امجد موسن ڈار (اصل نام غلام مصطفیٰ) کلی ڈار (اصل نام عبدالکریم ڈار)

عبدالسبحان ڈار

حاجی عمر ڈار　　　غلام رسول ڈار عرف لسی ڈار

خواجہ حبیب اللہ ڈار　　　عبدالقادر خواجہ عبدالرحمٰن عبدالعزیز

عبدالسلام ڈار　غلام احمد　حبیب اللہ　عبدالغفار ایڈیٹر اصلاح　عبدالسبحان　عبدالرزاق　عبدالصمد

نذیر احمد منیر احمد　　　بشیر احمد　　　نصیر احمد

غلام احمد　مبارک احمد　صلاح الدین　جلال الدین　منور احمد

عبدالغنی　ہارون رشید　عبدالرشید

عبدالمنان　غلام رسول　عبدالرشید　محمد یوسف

(تاریخ اقوام کشمیر مؤلفہ محمد الدین فوق شائع کردہ شیخ محمد عثمان۔ اینڈ سنز تاجران کتب مدینہ چوک گاؤ کدل سرینگر کشمیر)


نونیت جیولرز

الیس اللہ بکاف عبدہ

Manufacturers of :
All Kinds of Gold and
Silver Ornaments

احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں

NAVNEET
JEWELLERS

Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 20489 (R) 220233



بقیہ صفحہ ۲


رہے گھروں میں آنے کی پیشکش کرتے بلکہ تواضع بھی کرتے ایک غیر احمدی نوجوان نے ہمیں بتایا کہ ہم لوگ عرصہ سے یہاں مل جل کر رہ رہے ہیں کوئی دنیوی اختلاف نہیں ہے لیکن یوپی اور بہار سے آئے ہوئے بعض دیوبندی ملاں یہاں پر اختلافات کے بیج بو رہے ہیں فرقہ وارانہ منافرت پر مشتمل لٹریچر شائع کر کے دیہاتوں اور شہروں میں بانٹ کر یہاں کی صحت افزا فضا کو مسموم کر رہے ہیں ان میں وہ لوگ زیادہ منافرت پھیلا رہے ہیں جن کو یہاں اللہ والے'' کہا جاتا ہے یہ لوگ توحید پھیلانے اور بدعت کو اُکھاڑنے کے نام پر بزرگوں کے مقبروں اور آستانوں کو جڑ سے اُکھاڑ دینے کی فکر میں ہیں لیکن ہم لوگ ان کو ان کے بدعزائم میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ چنانچہ دیوبندیوں کے خلاف ان دنوں وادی میں ایک مہم کا آغاز ہو چکا ہے اور ہم نے بعض اخبارات میں پڑھا تھا کہ انجمن علمائے اہل سنت والجماعت کے نام سے ایک تنظیم جس میں بریلوی مسلک کے علماء شامل ہیں اکٹھے ہو رہے ہیں اور مختلف جگہوں پر احتجاجی ریلیاں بھی نکال رہے ہیں چنانچہ ایسی ہی ایک ریلی پونچھ شہر میں نکل چکی ہے یہ لوگ پرزور تحریک چلا رہے ہیں کہ حکومت اوقاف اسلامیہ کے عہدوں سے دیوبندیوں کو اور ایسے افراد کو نکالے جو صوفی ازم کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ خیر جو بھی ہو ہم تو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کا آپس میں اتفاق بنا رہے اور کافر گری کہ بدعت اپنی موت مر جائے۔

آتے ہوئے سرینگر کے ایک کتب خانے سے ایک کتاب بعنوان ''تاریخ اقوام کشمیر مؤلفہ محمد الدین فوق نظروں سے گزری یہ کتاب اس لئے خرید لی کہ اس میں آسنور کے ڈار خاندان اور اخبار اصلاح کے کارکنان کا ذکر موجود ہے اور اس بات کا خاص ذکر بھی ہے کہ احمدی ہونے کے بعد آسنور کے احباب میں کیا روحانی تبدیلیاں پیدا ہوئیں خیر یہ سب ذکر اسی کتاب کے مولف سے اس اشاعت میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں۔

بہر کیف ہم قریباً 15 یوم تک وادی کے خوبصورت نظاروں اور احباب کی مہمان نوازیوں سے لطف اندوز ہو کر دیوہیکل پہاڑوں خوبصورت جنگلوں اور آبشاروں میں سے گزرتے ہوئے پھر وہی گرم ہواؤں والے میدانی علاقے میں آ گئے۔

وادی کشمیر کے تمام احمدی احباب بالخصوص محترم بزرگوارم عبدالحمید صاحب ٹاک امیر صوبائی کشمیر محترم عبد الرحمٰن صاحب اتو نائب امیر صوبائی محترم بشیر احمد صاحب زائر ناظم مجالس انصار اللہ محترم نثار احمد اتو قائد علاقائی خدام الاحمدیہ محترم بزرگوارم مولانا غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ سرینگر وادی کی جماعتوں کے صدر صاحبان مبلغین و معلمین کرام اور احباب جماعت کے دل کی گہرائیوں سے مشکور و ممنون ہیں کہ انہوں نے ہر طرح ہمارا خیال رکھا۔ واللہ خیر حافظا۔


بقیہ صفحہ ( ۱۵ )


کا الزام دھرتے ہیں۔ جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر پاکستان طالبان کی حمایت جاری بھی رکھتا تب بھی پاکستان طالبان کو امریکہ کی فوج ظفر موج سے نہیں بچا سکتا تھا۔ جسے روس، چین اور دنیا کے بیشتر ممالک کی حمایت تھی، اس کے برعکس ۲۰۰۱ء میں اپنی راہ بدلنے سے مشرف نے فی الواقعہ پاکستان کو بچا لیا۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو پاکستان کو ہی ''دہشت گرد ریاست'' قرار دے دیا جاتا۔ تب اس کا تحفظ معرض خطر میں پڑ جاتا پاکستان کو امداد ملنی بند ہو جاتی اور اس کی تجارت نہایت محدود ہو جاتی،

اسلامی انتہاء پسندوں کو بھی اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ اگر ممکن ہو تو امریکہ یا روس کو اس مقصد کیلئے خودکش بمباری یا دوسری دہشت گردی کی کارروائیوں سے نیچے لے آئیں۔ خود فریبی یا غیر حقیقت پسندی کی دنیا میں زندگی گذارنا کوئی سودمند کام نہیں تھے۔ اس کے برعکس ایسے دہشت گردوں کی کارروائیوں نے اسلام کے تاثر کو دنیا میں بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ مذہبی جنونیت، بے حسی تشدد، تعصب اور تنگ ذہنیت نے مسلمانوں کے مفاد کو مخالفین اسلام کی کارروائیوں سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔

دوسری طرف اسلامی انتہاپسندی کی سب سے بڑی وجہ ہے حال ہی میں عراق پر امریکہ کا مسلسل قبضہ تمام دنیا میں مسلمانوں کے اشتعال اور غم و غصہ کی ایک وجہ ہے۔

اس سے انکار ممکن نہیں کہ دنیا میں امن اور تحفظ (جس میں امریکہ اور اسرائیل بھی شامل ہیں) مسلمانوں پر ظالمانہ سلوک کے پیش نظر معرض خطر میں ہے۔......☆☆☆

(ہفت روزہ لاہور 28 اگست 04ء)

### ......ولادت......

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم سید نعیم احمد صاحب جنرل سیکرٹری آف جماعت احمدیہ سورو اڑیسہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 2.9.04 بروز جمعرات لڑکا عطا فرمایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ نومولود مکرم سید سلام الدین صاحب مرحوم آف سورو کا پوتا اور مکرم سید عبدالحنان صاحب آف سرلونیا گاؤں اڑیسہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و تندرستی سے رکھے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ اعانت بدر -/100 روپے۔

(سید فہیم احمد مبلغ انچارج سکم گینٹوک)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

# The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 52 Tuesday, 21 Setember 2004 Issue No : 38

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

**Subscription**
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

وادی کشمیر میں احمدیت

# ’’خواجہ عمرڈار احمدی ہونے کے بعد سب سے پہلے حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے‘‘

## تاریخ اقوام کشمیر مؤلفہ محمد الدین فوق سے اقتباس

’’کشمیر کی تحصیل کولگام کے موضع دریڑی میں ایک بزرگ محسن ڈار نام کا مزار چونکہ ایک آستان کی شکل اختیار کئے ہوئے ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے گاؤں میں اپنے اتقا کی وجہ سے ایک واجب التعظیم ہستی تھے ان کی زیارت سے کچھ آگے چل کر ایک نام کلی ڈار (اصل نام کریم ڈار) آتا ہے اس کا ایک فرزند سبحان ڈار تھا۔ گردش ایام نے آباؤ اجداد کی خوش حالی کو چھین لیا۔ سکھوں کی حکومت کا زمانہ تھا۔ شہزادہ شیر سنگھ جو بعد میں مہاراجہ شیر سنگھ کے نام سے پنجاب کا فرمانروا رہا ہے ان ایام میں کشمیر کا گورنر تھا، کچھ اس کے امراء وزراء کے تشدد اور کچھ فوج خالصہ کی سخت گیری اور کچھ آفات سماوی نے مصائب ارضی کے ساتھ مل کر کشمیر میں قحط عظیم پیدا کر دیا۔ خالصہ راج اور ملک تاراج کا ہر طرح شور برپا تھا۔ یہ قحط قحط شیر سنگھ کے نام سے اب تک پنجاب و کشمیر میں مشہور ہے۔ انہی ایام میں کشمیر کے ہزارہا لوگ بے خانماں ہو کر پنجاب کے مختلف مقامات پر چلے گئے تھے۔ سبحان ڈار بھی اس قحط کا شکار ہو رہا تھا۔ اس کو حب وطن نے پنجاب تو نہ جانے دیا البتہ وہ دریڑی سے ہجرت کر کے موضع نیاس نبور میں جو آج ناسنور اور آسنور کے نام سے مشہور ہے اور شوپیاں کے متصل واقع ہے، چلا آیا۔ سبحان ڈار جب تک زندہ رہا۔ تکالیف و مصائب کا ہی شکار رہا۔ اس کے دو فرزند تھے۔ بڑے کا نام عمر ڈار اور چھوٹے کا نام لسی ڈار تھا۔ ان کی ابتدائی زندگی اپنے والدین کی تنگدستی کے سایہ میں پروان چڑھتی رہی۔ لیکن ابھی وہ خورد سال ہی تھے کہ ان کے والدین بھی یکے بعد دیگرے وفات پا کر ان کو یتیم اور لاوارث کر گئے۔ عمر ڈار نہایت زیرک اور سیانا لڑکا تھا۔ وہ اور اس کا چھوٹا بھائی تعلیم تو حاصل نہ کر سکے لیکن دونوں بھائیوں نے محنت جفاکشی اور استقلال کی بدولت کچھ ہاتھ پاؤں ہلانے شروع کئے۔ چنانچہ جن تدبیر کے ساتھ خوبی تقدیر نے بھی ان کا ساتھ دینا شروع کیا اور وہ تھوڑے ہی دنوں میں رفتہ رفتہ ایک تاجر کی حیثیت اختیار کر گئے۔

ان دونوں بھائیوں نے برسوں کا کھویا ہوا اقبال اپنی ہمت سے پھر حاصل کر لیا۔ اب وہ تاجر بھی تھے اور وسیع اراضیات کے مالک بھی تھے۔ بالخصوص خواجہ عمر ڈار تمام علاقہ میں ایک بارعب اور بارسوخ ہستی تصور کئے جاتے تھے۔ ہرچند وہ کچھ زیادہ پڑھے لکھے نہ تھے۔ لیکن اپنی خداداد قابلیت و ذہانت کی بدولت وہ جنوبی کشمیر کے مشہور تاجروں میں شمار کئے جاتے تھے۔ حکومت نے بھی ان کی وجاہت و دیانت اور ان کا اقتدار دیکھ کر آسنور کے اس موضع میں جہاں ان کے والدین کسم پرسی اور اجنبیت کی حالت میں آئے تھے۔ ان کو نمبردار مقرر کر دیا۔

یہ وہی ایام تھے جب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوئی مہدویت مسیحیت کی وجہ سے پنجاب و ہندوستان کے مذہبی حلقوں میں ایک غلغلہ عظیم پیدا ہو رہا تھا۔ انہی دنوں میں مولانا حسن شاہ المعروف حسن صاحب بلغ مستقل طور پر خواجہ عمر ڈار کے پاس رہا کرتے تھے۔ اور ان کی وجہ سے کشمیر اور بالخصوص ناسنور بھی مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے بحث مباحثہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔ یہی وہ ایام تھے کہ جب خواجہ عمر ڈار نے میرزا صاحب کے دعوے کو صحیح تسلیم کر کے احمدیت قبول کی اور چونکہ وہ صاحب اثر تھے ان کے اثر ورسوخ کی بدولت رفتہ رفتہ ناسنور کا تمام گاؤں میرزا صاحب کے تمام عقائد کو صحیح مان کر احمدی بن گیا۔

خواجہ عمر ڈار احمدی ہونے کے بعد سب سے پہلے حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے پھر انہوں نے قریبا پچاس سال کی عمر میں کچھ لکھنا پڑھنا سیکھا۔ اور کشمیر میں تعلیم بالغان کی بنیاد قائم کی۔ جس کے کھنڈروں پر آج ہماری ریاست کا محکمہ تعلیم ایک عالیشان عمارت کھڑی کرنے میں مصروف نظر آ رہا ہے۔

میرزا صاحب کے عقائد و دعاوی سے کسی کو مخالفت ہو یا موافقت ۔ اور خواجہ عمر ڈار کی قبول احمدیت اچھی ہو یا بری لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کی احمدیت نے اس گاؤں میں ایک بیداری سی پیدا کر دی اور اس بیداری نے وہ علمی انقلاب پیدا کیا۔ جس کی بدولت آج ناسنور میں ایک پرائمری سکول کے علاوہ ایک زنانہ سکول بھی قائم ہے۔ اور چھ مولوی فاضل کا امتحان پاس ہونے کے علاوہ متعدد انگریزی خوان نوجوان بھی وہاں موجود ہیں۔ جو مختلف محکموں میں اچھے اچھے عہدوں پر برسرروزگار ہیں۔

خواجہ غلام رسول بھی اپنے بھائی کی قبول احمدیت کے تھوڑے دنوں بعد احمدی ہو گئے تھے۔ ان دونوں بھائیوں کی اولاد کے تمام افراد مرد وزن لکھے پڑھے ہیں۔ اور اس وسیع کنبہ میں جو آج ڈانگر خاندان کے نام سے ناسنور میں آباد ہے۔ کوئی بھی ایسا فرد نہیں۔ جو دینی و دنیوی تعلیم کی نعمت سے محروم ہو۔

چونکہ احمدیان ناسنور کا تعلق جماعت احمدیہ قادیان سے ہے ۔ اس لئے موسم گرما میں قادیانی اصحاب کی یہاں اکثر آمد و رفت رہتی ہے۔ آسنور سے کشمیر کی مشہور آبشار اہربل صرف دو میل کنگہ وٹن کا

میرزا صاحب کے عقائد و دعاوی سے کسی کو مخالفت ہو یا موافقت۔ اور خواجہ عمر ڈار کی قبول احمدیت اچھی ہو یا بری لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کی احمدیت نے اس گاؤں میں ایک بیداری سی پیدا کر دی اور اس بیداری نے وہ علمی انقلاب پیدا کیا۔ جس کی بدولت آج ناسنور میں ایک پرائمری سکول کے علاوہ ایک زنانہ سکول بھی قائم ہے۔ اور چھ مولوی فاضل کا امتحان پاس ہونے کے علاوہ متعدد انگریزی خوان نوجوان بھی وہاں موجود ہیں۔ جو مختلف محکموں میں اچھے اچھے عہدوں پر برسرروزگار ہیں۔

دلفریب منظر سات میل اور کوثر ناگ کی حیرت انگیز جھیل چودہ میل کے فاصلے پر ہے۔

حاجی عمر ڈار تین فرزندوں کے باپ تھے ۔ فرزند اوّل کا نام خواجہ حبیب ڈار تھا، جن کا لڑکا خواجہ سلام ڈار اس وقت موضع منزگام میں وسیع پیمانہ پر تجارتی کاروبار کر رہا ہے۔ اور آپ کا بڑا لڑکا نذیر احمد ڈار بھی آپکا شریک کار ہے آپکے دوسرے فرزند کا نام خواجہ عبد القادر ڈار تھا۔ وہ اپنے باپ کا صحیح نقش قدم تھے۔ اور اپنے وسیع حلقہ احباب میں نہایت ہردلعزیز تھے۔

خواجہ عبد القادر ڈار مرحوم کے حسب ذیل تین فرزند ہیں۔ خواجہ غلام احمد ڈار۔ خواجہ حبیب اللہ ڈار۔ خواجہ عبدالغفار ڈار۔ ان میں آخر الذکر یعنی خواجہ عبد الغفار ڈار قادیان کے فارغ التحصیل مولوی فاضل ہیں۔ اور چار سال سے کشمیر کے مشہور اعتدال پسند اور متین و سنجیدہ اخبار اصلاح کے ایڈیٹر ہیں۔

حاجی عمر ڈار کے تیسرے فرزند کا نام جو خدا کے فضل سے صاحب حیات ہیں خواجہ عبد الرحمٰن ڈار ہے۔ آپ آسنور کے متصل گاؤں کوال کے نمبردار ہیں۔ اور کشمیر میں اپنی اعلیٰ تجارت۔ خدمات عامہ اور قانونی واقفیت کی وجہ سے بہت مشہور ہیں۔ اور اپنے علاقہ میں صاحب رسوخ ہستی ہیں۔ آپ کے حسب ذیل پانچ فرزند ہیں۔ خواجہ غلام محمد ڈار۔ خواجہ مبارک احمد ڈار۔ جنہوں نے بی اے میں زیر تعلیم ہونے کے دوران ہی میں اپنی خدمات سرکار برطانیہ کے سپرد کر دیں۔ تیسرے خواجہ صلاح الدین چوتھے خواجہ جلال الدین پانچویں خواجہ منور احمد۔

حاجی عمر ڈار مرحوم کے چوتھے فرزند خواجہ عبدالعزیز ڈار بھی بفضل الٰہی بہ قید حیات ہیں۔ آپ نے اپنے والد کی زندگی ہی میں اپنا کاروبار علیحدہ جاری کر رکھا تھا۔ ہرچند کہ آپ اولاد نرینہ سے محروم ہیں۔ تاہم آپ نے ایک نومسلم شیخ محبوب الٰہی ماسٹر کو اپنا خانہ داماد بنا رکھا ہے۔ جو آپ کی حمیت اسلامیہ اور امداد نومسلمانان کی ایک روشن دلیل ہے۔ اور شیخ محبوب الٰہی بھی اپنی سعادت مندی کا پورا ثبوت دے رہے ہیں۔

حاجی عمر ڈار کے چھوٹے بھائی خواجہ غلام رسول کے تین فرزند ہیں۔ خواجہ عبد الرزاق ڈار۔ خواجہ سبحان ڈار۔ خواجہ صمد ڈار اور سب خدا کے فضل سے اپنے اپنے کاروبار میں مشغول ہیں۔ اس خاندان نے دینی علوم سے واقفیت حاصل کر کے عورتوں کو ان کے شرعی حقوق دینے سے بھی پہلو تہی نہیں کی ہے۔ لڑکوں کے علاوہ حاجی عمر ڈار کے ہاں ایک لڑکی بھی تھی۔ جس کو انہوں نے اپنی وسیع جائیداد سے پورا حق شرعی عطا کیا تھا۔ آپ کے داماد کا نام خواجہ خالق وانی ہے۔ اور آپ کا بڑا نواسہ خواجہ عبدالکریم وانی موضع اوٹو میں ایک کامیاب اور بارسوخ تاجر ہے۔ اور آپ کے داماد و مولوی عبدالواحد مبلغ کشمیر کہلاتے ہیں خواجہ غلام رسول ڈار نے بھی اپنی ایک لڑکی کو شرعی حصہ عطا کیا ہے۔ آپ کے داماد کا نام خواجہ عبدالرحمٰن میر ہے جو محکمہ جنگلات میں رینج آفیسر ہیں۔ اور اپنے اخلاق کی وجہ سے عامہ خلائق میں ہردلعزیز ہیں۔ اس خاندان کے رشتے ناطے باہم بھی ہوتے ہیں۔ اور کشمیر کی دوسری برادریوں میں بھی

(تاریخ اقوام کشمیر صفحہ ۱۷۳۔۱۸۷)

☆☆☆

اخبار بدر میں اشتہارات دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں